THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, June 08, 2010
(62nd Session)
Volume VI No. 04
(Nos.1-12)

CONTENTS

Pages
1. Recitation from the Holy Quran …… 1
2. Leave of Absence ………………….. 1-2
3. Further Discussion on the Finance Bill, 2010-11 ………………………. 3-69

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad
Volume VI **SP.VI(04)/2010**
No.04 **130**

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, 8th June, 2010

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty eight minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Farooq Hamid Naek) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

وَاعۡبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـًٔـا ؕ وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّبِذِى الۡقُرۡبٰى
وَالۡيَتٰمٰى وَ الۡمَسٰكِيۡنِ وَالۡجَـارِ ذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡجَـارِ الۡجُـنُبِ وَالصَّاحِبِ
بِالۡجَـنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ ۙ وَمَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنۡ كَانَ
مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا ۙ۔

ترجمہ: اور تم اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں (سے) اور نزدیکی ہمسائے اور اجنبی پڑوسی اور ہم مجلس اور مسافر (سے)، اور جن کے تم مالک ہو چکے ہو، (ان سے نیکی کیا کرو)، بیشک اللہ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو تکّبر کرنے والا (مغرور) فخر کرنے والا (خود بین) ہو۔

(سورۃ النساء آیت 36)

Leave of Absence

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ Leave applications

نوابزادہ محمد اکبر مگسی صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 3 اور 4 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ عافیہ ضیا صاحبہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 5 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں، انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب الیاس احمد بلور صاحب ناسازی طبیعت کی بنا پر مورخہ 4 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب شاہد حسن بگٹی صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 3 تا 5 جون اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سردار علی خان صاحب ناسازی طبیعت کی بنا پر مورخہ 4 اور 5 جون اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سید طاہر حسین مشہدی صاحب ناسازی طبیعت کی بنا پر مورخہ 3 تا 5 جون اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب مشاہد اللہ خان صاحب ناسازی طبیعت کی بنا پر مورخہ 8 جون تا حالیہ مکمل اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے، انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب گل محمد لاٹ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 3 اور 5 جون اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: حاجی محمد عدیل صاحب ناسازی طبیعت کی بنا پر مورخہ 5 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ سیمیں صدیقی صاحبہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 3 تا 5 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں، انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سید حامد سعید کاظمی، وزیر برائے مذہبی امور نے اطلاع دی ہے کہ وہ سعودی عرب کے سرکاری دورے پر ہیں، اس لیے مورخہ 9 جون تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

Further Discussion on the Finance Bill, 2010−11

Mr. Chairman: Today we will start consideration of the following motion moved by Dr. Abdul Hafeez Shaikh, Minister for Finance, Revenue and Planning and Development, on 5th June, 2010:

> "That the Senate may make recommendations to the National Assembly on the Finance Bill, 2010,

containing the Annual Budget Statement, under Article 73 of the Constitution.”

The members, who want to participate in the general debate on the budget, may give their names to the Secretary and speech during debate may be made by a member up to 15 minutes and by parliamentary leaders up to 30 minutes.

I, now give floor to Mr. Wasim Sajjad, Leader of the Opposition to start the discussion.

سینیٹر وسیم سجاد (قائد حزب اختلاف): شکریہ جناب چیئرمین کہ آپ نے مجھے جو بجٹ پر بحث ہونی ہے اس پر اظہار خیال کاموقع فراہم کیا۔ یہ اس حکومت کا تیسرا بجٹ ہے۔ جب پہلا بجٹ آیا توعام طور پر یہ کہا گیا تھا کہ نئی حکومت آئی ہے اور اسے کچھ وقت چاہیے، پریس میں بھی اور ہاؤس میں بھی اسی طرح کے خیالات تھے، پہلا بجٹ تو یوں گزر گیا۔ اب اس حکومت کو دوسال سے اوپر کا عرصہ گزر چکا ہےاور دو تین مہینے کے بعد اس اسمبلی کی، جس کے تحت یہ حکومت معرض وجود میں آئی تھی، اس کی آدھی مدت ختم ہو جائے گی۔ خیال تھا کہ اب تک حکومت کی سوچ واضح ہو جائے گی، حکومت کی policies زیادہ بہتر طور پر نظر آنے لگیں گی اور جو عوام کے مسائل ہیں اس کے بارے میں حکومت اپنے بجٹ کے ذریعے کوئی حل دے گی تاکہ ان کی مشکلات میں کمی واقع ہو۔

جب بھی بجٹ آتا ہے تو ملک میں ملے جلے جذبات کا اظہار ہوتا ہے، کچھ لوگوں کو تشویش ہوتی ہے، خصوصاً جن لوگوں کا تعلق business community سے ہے، انہیں تشویش ہوتی ہے کہ نیا بجٹ آرہا ہے، کتنے taxes لگیں گے، کیا نئی مشکلات آئیں گی، raw–material پر کیا duties لگیں گی جس سے کہ industry میں مشکلات آئیں گی۔ کچھ لوگوں کو امید ہوتی ہے اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو غربت میں پس رہے ہوتے ہیں، ان کو یہ امید ہوتی ہے کہ حکومت کا ایک نیا بجٹ آرہا ہے، ہو سکتا ہے ہمارے لیے کوئی روشنی نظر آئے، ہوسکتا ہے ہماری زندگی میں جو تکالیف ہیں وہ کم ہو جائیں، لیکن جب یہ بجٹ سامنے آیا تو یوں محسوس ہوا کہ جن لوگوں نے امیدیں لگا رکھی تھیں ان کی امیدیں چکنا چور ہو گئیں، جن لوگوں کو تشویش تھی وہ ایک بھیانک حقیقت بن گئی کیونکہ بجٹ میں اعداد و شمار کے علاوہ مجھے کوئی vision, کوئی سوچ ، کوئی حل اور عوام کی تکالیف کا کوئی طریقہ کار نظر نہیں آیا، سوائے اس کے کہ انہوں نے اپنی جمع تفریق کر کے حساب پورا کر دیا ہے۔ میں آپ کو یہ بھی بتاؤں گا کہ حساب بھی

پورا نہیں کیا گیا۔ کچھ نہیں بتایا گیا کہ اس وقت پاکستان میں جو مسائل ہیں، جس کا میں ذکر اس تقریر کے دوران کروں گا۔ اس کے لیے حکومت کیا تجاویز پیش کرنا چاہ رہی ہے؟ اس کے پاس کیا پروگرام ہے؟ وہ کیا چاہتی ہے؟ کیا وہ اسی طرح اور دو تین سال گزار کر چلے جائیں گے؟ یہ مشکلات جس کے بارے میں شروع میں کہا جا رہا تھا کہ ہمیں ورثے میں ملی ہیں، کیا وہ ورثے میں مزید مشکلات بڑھا کر یہاں سے چلے جائیں گے؟

جناب والا! میں اس بجٹ کے سارے معاملات میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کی soul نہیں ہے، روح نہیں ہے۔ اس بجٹ میں عوام کے مشکلات کو حل کرنے کے لیے کوئی چیز سامنے نظر نہیں آئی۔ میں مزید کچھ کہنے سے پہلے ایک چیز پر جناب فنانس منسٹر صاحب کو خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے ماضی کے وزراء کے برعکس کچھ چیزوں کے بارے میں سچ بولنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے دو چیزوں کا اعتراف کیا ہے، ایک تو یہ کہ پاکستان میں پچھلے دو سالوں میں مہنگائی کا ریٹ 25% رہا ہے جو کہ ان کے مطابق in the last 3 decades highest ہے، یعنی پچھلے 30سال کے دوران ان دو سالوں میں پاکستان کی تاریخ میں مہنگائی 25% سب سے زیادہ ہے، حالانکہ میرے اندازے کے مطابق یہ 50% ہے۔ مہنگائی کا میں جناب! آپ کے سامنے تقابل پیش کروں گا کہ یہ پچاس فیصد ہوئی جب سے یہ حکومت معرض وجود میں آئی ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے جو دوسرا سچ بولا ہے اور یہ اعتراف کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ there are however areas where we could have done better, domestic resource mobilization یعنی کہ ملک کے اندر resources اکٹھے کیے جاتے ہیں reform of public sector enterprises and in dealing with severe energy shortage. I also remain conscious that job creation has been left inadequate. اس میں اگر وہ یہ شامل کر دیتے کہ پاکستان کے عوام کو مہنگائی کی وجہ سے، بے روزگاری کی وجہ سے مشکلات پیش آئی ہیں جن کے بارے میں ہم کوئی حل تلاش نہیں کر سکے، کوئی چیز پیش نہیں کر سکتے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا بیان زیادہ بہتر ہوتا اور واضح ہوتا۔ بہرحال کچھ حد تک انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ وہ پاکستان کے عوام کی مشکلات کا کوئی حل پیش نہیں کر سکے اور جو موجودہ حالات ہیں ان میں اگر آپ مقابلہ کریں، تقابل کریں کہ دو سال پہلے کیا حالات تھے اور آج کیا حالات ہیں۔ سب سے بڑا جو مسئلہ ہے اور عوام کے پیش نظر جو مشکلات ہیں ان میں سب سے بڑی مشکل مہنگائی کی ہے۔ اس وقت آٹے کی قیمت تقریباً تیس روپے فی کلو ہے تین سال پہلے یہ تیرہ روپے تھی یہ کہنا کہ

پچیس فیصد مہنگائی ہوئی ہے آپ اس سے اندازہ لگالیں کہ آٹا ایک بنیادی ضرورت ہے، اس کی قیمت تیرہ روپے سے تیس روپے کلو ہو گئی ہے۔ تین سال پہلے 2007 کے میرے پاس اعداد و شمار ہیں، چینی کی قیمت چوبیس روپے فی کلو تھی آج اس کی قیمت ستر روپے فی کلو ہو گئی ہے۔ اس سے بھی واضح ہو جائے گا کہ مہنگائی کی شرح کتنی ہے۔ چاول کی قیمت چالیس روپے فی کلو تھی آج اسی روپے فی کلو ہے۔ دودھ چوبیس روپے کلو تھا آج اس کی قیمت پینتالیس روپے فی کلو ہے۔ میرے پاس سارے اعدادوشمار ہیں میں تفصیل میں جانا مناسب نہیں سمجھتا لیکن یہ جو روزمرہ کی چیزیں ہیں مثلاً چائے کی پتی پینسٹھ روپے تھی آج اس کی قیمت ایک سو پچیس روپے ہے۔ لاہور سے راولپنڈی کا کرایہ ایک سو چالیس روپے ہوا کرتا تھا آج وہ چار سو ستر روپے ہو گیا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر جو آدمی کو سمجھ بھی آتی ہے وہ ڈالر کی قیمت ہے۔ آٹھ سال تقریباً اس کا rate 65.7 رہا ہے آج اس کی قیمت پچاسی روپے ہے جس سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ ہماری معیشت کا کیا حال ہے۔ ان اعدادوشمار کے بعد یہ کہنا کہ مہنگائی کا تناسب صرف پچیس فیصد رہا ہے جس کا وہ کوئی تدارک نہیں کر سکے یہ غلط ہے اور دراصل مہنگائی پچاس فیصد سے زیادہ یا پچاس فیصد کے قریب ہے۔

جناب والا، دوسرا بڑا مسئلہ پاکستان کا جو اس وقت ہے وہ ہے unemployment. بے روزگاری کی شرح کے اس وقت کوئی اعدادوشمار سامنے نہیں آرہے لیکن پاکستان کی تاریخ میں سب سے زیادہ بے روزگاری آج آپ کو نظر آرہی ہے اور لوڈشیڈنگ کی وجہ سے انڈسٹری کو مشکلات کا سامنا ہے۔ Investment پاکستان کے اندر نہیں آرہی۔ مہنگائی کی وجہ سے لوگ پریشان ہیں اور اس کی وجہ سے بے روزگاری کا تناسب اس وقت پاکستان میں تقریباً میرے خیال میں بیس، پچیس فیصد ہے۔ اعداد و شمار یہ کم بتاتے ہوں گے لیکن آپ کسی گھر میں جائیں، کسی جگہ دیکھیں، آپ خود جاتے ہوں گے اور دیکھتے ہوں گے کہ عام لوگ جب آپ کے پاس آتے ہیں تو ان کا مطالبہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے کسی رشتہ دار کو، کسی بھائی کو آپ نوکری دلوادیں۔ جب نوکری کے لیے کوئی اشتہار دیا جاتا ہے تو چھوٹی سے چھوٹی نوکری کے لیے ایم اے، بی اے پاس لوگ درخواستیں دیتے ہیں جس سے جناب کو لوگوں کی مشکلات کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ تیسرا مسئلہ جو اس وقت درپیش ہے اور جس کا کوئی حل سامنے نظر نہیں آرہا وہ law and order کا مسئلہ ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ مختلف شہروں میں وارداتیں ہوتی ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ intelligence نے ان کو اطلاع بھی کردی ہوئی ہے، ان کے پاس اطلاعات بھی ہوتی ہیں لیکن اس کا کوئی تدارک نہیں۔ کبھی سو لوگ شہید ہو گئے، کبھی ڈیڑھ سو شہید ہو گئے، پچاس شہید ہو گئے

مشکلات ہیں، اس کا ہم اعتراف کرتے ہیں کہ مشکلات ہیں لیکن جب مشکلات ہوتی ہیں تو حکومت کو چاہیے کہ عوام کی زندگیوں کے تحفظ کے لیے کچھ اقدامات کرے جو ہمیں نظر نہیں آتے۔ اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ایک وزیر کے لیے چار چار گاڑیاں ہوتی ہیں ۔ جب یہاں سینیٹ یا قومی اسمبلی کا اجلاس ہوتا ہے تو آپ سامنے دیکھیں کہ کوئی سو سے زیادہ گاڑیاں کھڑی ہوتی ہیں جو وزیروں کی security کے لیے ہوتی ہیں۔ جناب والا، وزیروں کی security بھی مناسب ہے لیکن زیادہ توجہ دینی چاہیے لوگوں کی زندگیوں کے لیے ۔ اگر آپ کے وزیروں کے لیے اتنی ضرورت ہے پولیس کی security کی تو عام آدمی کے تحفظ کے لیے کیا ایسے چھوٹے اقدامات بھی نہیں کیے جاسکتے کہ ایک ماں کو، ایک والد کو یہ اطمینان ہو کہ میرا بچہ آج سکول جائے گا اور گھر اطمینان سے واپس آجائے گا یا کوئی شخص گھر سے نکلتا ہے تو وہ واپس بخیریت آجائے گا۔ اس بارے میں حکومت کی نہ کوئی سوچ ہے نہ اس کے بارے میں اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

جناب والا، اس کے بعد جو ایک بہت بڑا مسئلہ ہے وہ ہے لوڈشیڈنگ کا۔ کہا جا رہا تھا کہ ہم اس کا کوئی حل تلاش نہیں کرسکتے اور اس لوڈشیڈنگ کی وجہ سے جو مشکلات آرہی ہیں وہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ لوڈشیڈنگ کی وجہ سے دیہاتوں میں ٹیوب ویل بند ہو رہے ہیں، کسی درزی کی دکان پر دیکھیں اس کی مشین چھ چھ، سات سات گھنٹے بجلی نہ ہونے کی وجہ سے بند ہوتی ہے، وہ کام نہیں کرسکتا۔ شہر کے اندر آپ جائیں جو چھوٹی چھوٹی فیکٹریاں ہیں، کوئی آٹے کی فیکٹری ہے، کوئی مشین کی فیکٹری ہے، وہ گھنٹوں کے حساب سے بند ہوتی ہیں۔ کوئی کاروبار نہیں ہو رہا۔ جب پڑھائی کا وقت ہوتا ہے بجلی بند ہو جاتی ہے اور بچے پریشان ہوجاتے ہیں، ان کا تعلیمی حرج ہوتا ہے۔ گرمی کی شدت کی وجہ سے رات کو لوگ سو نہیں سکتے اور اس کا کوئی حل نظر نہیں آرہا۔ اس کے بارے میں ایک پروگرام بنایا گیا جس کا بڑا چرچا ہوا کہ rental power stations لا رہے ہیں لیکن جب اس کے سکینڈل سامنے آئے حکومت پیچھے ہٹ گئی۔ میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ اگر آپ نے rental power stations کے لیے قرضے دینے ہیں اور بھاری قرضے دینے ہیں جن سے وہ rental power بنائیں گے تو آپ یہی قرضے واپڈا کو کیوں نہیں دے دیتے تاکہ واپڈا ان قرضوں کے ساتھ کام کرے کیوں کہ واپڈا خود مشکلات کا شکار ہے۔ واپڈا ان قرضوں کے ساتھ خود rental power stations لگا دے یا ان کو lease کر لے تو اس وقت یہ جو الزامات آرہے ہیں یا lack of transparency نظر آرہی ہے یا جو مشکلات ہیں کم از کم ان کا کوئی حل ہو جائے۔ میں جناب کے سامنے تجویز رکھتا ہوں کہ واپڈا کو چاہیے کہ وہ جو rental power plant

لگائے اس کے لیے ایک علیحدہ کمپنی بنا دے تاکہ واپڈا کے جو قرضہ جات ہیں یا واپڈا کی مشکلات ہیں وہ اس individual project پر اثرانداز نہ ہوں اور وہ individual project ایک individual company چلائے جس کا control واپڈا کے پاس ہو اور اس کو اگر بینکوں کی طرف سے قرضہ دلایا جاسکتا ہے تو وہ واپڈا کو ملے اور واپڈا اس سے rental power stations لگائے تاکہ فوری طور پر اس سے بجلی پیدا کی جاسکے اور لوگوں کی مشکلات کم ہوں۔

جناب والا، حال ہی میں یہ بات سامنے آئی کہ حکومت نے ایران کے ساتھ گیس کا معاہدہ کرلیا ہے۔ ایران کے سفیر کا بیان آیا تھا کہ ایران تیار ہے اور ان کے پاس ایسی سہولتیں ہیں کہ وہ جلد سے جلد پاکستان کے کم از کم coastal areas میں بجلی فراہم کرسکتا ہے لیکن اس کے بارے میں بھی تاخیر ہوتی رہی ہے اور کوئی خاطر خواہ توجہ ہمیں اس کی طرف نظر نہیں آرہی۔ میں پہلے انڈسٹری کو لیتا ہوں۔ انڈسٹری کے بارے میں ہمیں اس بجٹ میں کوئی چیز نظر نہیں آرہی کہ جو انڈسٹری اس وقت بند ہے اس کے بارے میں حکومت کے پاس کیا تجویز ہے۔ کچھ عرصہ پہلے ایک پروگرام آیا تھا۔ Circular 29 کے تحت سٹیٹ بینک نے ایک scheme بنائی تھی کہ جو انڈسٹری بند ہے ----اور یہ قرضہ جات کیوں ہیں ؟اس لیے کہ انڈسٹری آگے چل نہیں رہی ہے۔ لوڈشیڈنگ کی وجہ سے ہماری انڈسٹری اس وقت non–competitive ہوگئی ہے۔ پاکستان کے اندر interest charges اس علاقے میں سب سے زیادہ ہیں۔ بجلی کے نرخ سب سے زیادہ ہیں۔ Labour charges بڑھ رہے ہیں تو ہماری انڈسٹری کیسے compete کرے گی؟ جب چوبیس گھنٹے کے دوران بارہ گھنٹے ایک انڈسٹری بند رہے تو وہ کیسے compete کرسکتی ہے چین کے ساتھ، انڈیا کے ساتھ، بنگلہ دیش کے ساتھ۔ ان حالات میں جب ایسی مشکلات ہوں تو حکومت کو چاہیے کہ جس طرح پہلے ایک Circular 29 کی اسکیم آئی تھی جس کے تحت sick industry کو revive کرنے، دوبارہ زندہ کرنے کے لیے کچھ مراعات دی گئی تھیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ایسے حالات ہیں کہ حکومت اس کی طرف توجہ دے تاکہ industry کو revive کیا جاسکے اور industry کے ساتھ مل کر ایک package بنایا جائے تاکہ industry دوبارہ پاکستان کے اندر revive ہو۔ Industry revive ہوگی تو پاکستان کے اندر employment ہوگی، employment ہوگی تو غربت میں کمی آئے گی۔

جہاں تک agriculture کا تعلق ہے، آپ کو بجٹ کے اندر agriculture کے بارے میں کوئی تجویز نہیں ملی۔ Agriculture پاکستان کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہمارے

بیشتر عوام کا تعلق زراعت سے ہے۔ زراعت بھی اسی طرح دباؤ کا شکار ہے، اسی طرح مشکلات کا شکار ہے جس طرح پاکستان کے باقی شعبہ جات مشکلات کا شکار ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ زراعت کی طرف توجہ دی جائے۔ زراعت کے لیے پانی کی کمی ہے، زراعت میں بہتر seeds لانے کی کمی ہے، زراعت میں tractors concessional rates پر دینے کی ضرورت ہے، زراعت کے لیے markets develop کرنے کی ضرورت ہے، سڑکیں بنانے کی ضرورت ہے، middleman کا profit کم کر کے اصل میں کسانوں کو لانے کی ضرورت ہے۔ جناب والا! اس کے لیے سوچ چاہیے۔ اس بجٹ میں کوئی پروگرام نظر نہیں آرہا۔

صحت کا شعبہ بھی انتہائی اہم ہے۔ Human resource develop کرنے کے لیے، اس کو تحفظ دینے کے لیے، صحت کے لیے کیا کیا گیا ہے؟ آپ دیکھیں اس ساری budget speech میں کوئی چیز نظر نہیں آرہی کہ اس کے لیے کیا کرنا ہے۔ کچھ بھی نہیں، کوئی پروگرام، کوئی سوچ، کوئی vision کوئی چیز نظر نہیں آرہی۔

پانی کا معاملہ ہے، ایک تو صاف پانی کا مسئلہ اپنی جگہ ہے لیکن جس طرح کہا جاتا ہے کہ آئندہ جنگیں، آئندہ کے تنازعات، آئندہ کی مشکلات کا باعث پانی کی کمی ہوگی۔ چونکہ پاکستان کی آبادی بتدریج بڑھ رہی ہے، dams کی capacity کم ہورہی ہے، پانی کی کمی بڑھ رہی ہے۔ اس ضمن میں، میں یہ کہوں گا کہ اور dams بنانے کی ضرورت ہے۔ اس بجٹ تقریر میں کوئی ذکر نہیں کہ اس سلسلے میں کیا کیا جائے گا۔ مجھے پتا ہے کہ کچھ dams ایسے ہیں، مثلاً کالا باغ ڈیم کے بارے میں کچھ تنازع ہے، کچھ differences ہیں، بجائے اس کے کہ حکومت کہے کہ ہم نے اس کو بند کردینا ہے، بات کی جائے۔ ان کے خدشات دور کیے جائیں کیونکہ خدشات واضح نظر آرہے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ نوشہرہ ڈوب جائے گا، ہمارے سندھ کے کچھ بھائی کہتے ہیں کہ اس سے سمندر کا پانی اندر آجائے گا، اس سے ہماری فصلوں کو نقصان ہوگا۔ یہ سارے technical مسئلے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اگر ان مسائل کا حل ہے تو کھل کر ان کے ساتھ بات کی جائے۔ خیبر پختونخوا کے بھائیوں کے ساتھ بات کی جائے، سندھ کے بھائیوں کے ساتھ بات کی جائے اور اس کا حل تلاش کیا جائے۔ بغیر ڈیم بنائے پاکستان کا جو تصور تھا، Indus Water Treaty کے تحت ایک معاہدہ ہوا تھا کہ کچھ دریا تو ہم نے دے دیے لیکن جو ہمارے پاس ہیں، ان کا ذخیرہ کرنے کے لیے dams کی ضرورت ہے۔ جتنی اس میں تاخیر ہورہی ہے، اس سے

پاکستان کی معیشت کو بے پناہ نقصان ہورہا ہے جس کے بارے میں اس budget speech کے اندر مجھے کچھ نظر نہیں آیا۔

جناب والا! ایک بہت اہم نکتہ، جس کا انہوں نے اشارۃً ذکر Economic Survey اور Annual Plan میں بھی کیا ہے، اس میں poverty reduction کی بات کی گئی ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ ہماری اتنی population خطِ غربت سے نیچے ہے، یعنی line of poverty سے نیچے ہے، اس کے بارے میں میرا خیال ہے پروفیسر صاحب بہتر جانتے ہوں گے، غالباً اس کا standard ہے 2 dollars per day. یعنی آج کل اگر ڈالر 85 روپے کا ہے، تو 170 روپے ہم لگالیں گے، جس کا مہینے کے اندر تقریباً کوئی پانچ چھ ہزار روپے بنیں گے۔ یعنی جس شخص کی آمدنی پاکستان کے اندر پانچ چھ ہزار سے کم ہے، وہ غربت کی لکیر سے نیچے ہے۔ اب جب ہم کہتے ہیں کہ جی غربت کی لکیر سے نیچے ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اندازہ لگائیں ایک شخص نے، اگر اس کے دو بچے ہیں، اس نے مکان کا کرایہ بھی دینا ہے، اس نے بجلی کا بل بھی دینا ہے، اس نے بچوں کی فیسیں بھی دینی ہیں، گھر میں بیماری ہوجائے تو اس نے علاج بھی کرنا ہے، میں جناب وزیرِ خزانہ صاحب سے پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ پانچ چھ ہزار جس نے کمائے یا جس کی آمدنی ہے، وہ کیسے ان چیزوں کا مقابلہ کرے گا۔ غربت کے اثرات کیا ہوتے ہیں کہ بچوں کی تعلیم نہیں ہوتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو بچہ غربت کے ماحول میں پیدا ہورہا ہے، وہ ساری عمر اور اس کے بچے غربت میں ہی رہیں گے۔ وہ علاج کرانے کے قابل نہیں ہوتے۔ غربت کا یہ مطلب ہے کہ وہ ایک وقتی طور پر غربت نہیں ہوتی، generations کے لیے غربت ہوتی ہے۔ لہٰذا، غربت سے نکالنے کے لیے یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ایک طبقے کو غربت سے نکال کر ایک ایسی stage پر لایا جائے کہ اس کی زندگی کے حالات، اس کے خاندان کے حالت بہتر ہوں۔ Annual Plan میں اس چیز کا اعتراف کیا گیا ہے کہ جی 2001 سے لے کر 2004–05 تک غربت میں کمی ہوئی ہے from 34.5% to 23.9%. یعنی غربت جو پہلے تھی 34.9% اس میں کمی ہوئی تھی ان سالوں میں اور یہ وہ سال ہیں جب ملک میں مسلم لیگ کی حکومت تھی۔ یعنی 35% سے 23% تک کمی ہوئی ہے۔ پچھلے تین سالوں میں اس میں اضافہ ہوا ہے۔ ان figures کا یہ ذکر نہیں کرتے، چھپا رہے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ poverty after decline from 2001 to 2004 from 34.5% to 23.9% seems to have been increased in recent years due to slow economic growth, high rate of inflation, scarcity of power and the war on terror resulting in diversion of public expenditure from development to security. لیکن اس کے اعداد و شمار نہیں دیے جاتے۔ کہا جاتا ہے کہ غربت میں تقریباً 20 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ جناب! آپ اندازہ لگائیں کہ 20 فیصد ایک ایسے ملک میں جس کی آبادی تقریباً 170 million ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟ یعنی کتنے زیادہ لوگ خطِ غربت سے نیچے آگئے ہیں اور اس کا مجموعی اثر پاکستان کی عوام پر، پاکستان کے بچوں پر، پاکستان کی خواتین پر کیا پڑے گا۔ ہم کئی generations کے لیے پاکستان کو غربت کے اندھیروں میں دھکیل رہے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ توجہ نہیں ہے، policies نہیں ہیں، کچھ پتا نہیں کہ کیا کرنا ہے یعنی اس سارے بجٹ کے اندر آپ دیکھیں کہ اس کے تدارک کے لیے کوئی پروگرام، کچھ نہیں دیا گیا کہ ہم نے اس کو کیسے حل کرنا ہے، کیا کرنا ہے۔

ایک بہت اہم بات جو میں نے دیکھی ہے اور مجھے یقین ہے کہ پروفیسر صاحب اور ڈار صاحب اس پر زیادہ روشنی ڈالیں گے کہ اس میں وزیرِ خزانہ صاحب نے کہا ہے کہ جی ہمارے بجٹ کا overall size 3,259 billion ہے، جو کہ پچھلے سال سے 10% زیادہ ہے اور revenues, 2,574 billion ہیں۔ اس کا deficit انہوں نے 685 billion بتایا ہے۔ اب جب بھی deficit ہوتا ہے تو حکومت واضح طور پر بیان کرتی ہے کہ یہ deficit ہے، اس کو کیسے پورا کرنا ہے۔ اس بجٹ کے اندر کچھ نہیں بتایا گیا کہ اس deficit کو کیسے پورا کرنا ہے؟ کیا قرضہ لے کر پورا کرنا ہے؟ کیا ٹیکس لگا کر کرنا ہے؟ کیا بیرونِ ملک سے قرضہ لینا ہے؟ کیا اندرونِ ملک ہم نے resources mobilize کرنے ہیں؟ Expenses کم کر کے کرنا ہے؟ ہمیشہ ایسا ہوا ہے، ڈار صاحب نے بھی کئی بجٹ پیش کیے، جب بھی deficit ہوتا ہے، وہ بتاتے ہیں کہ جناب یہ deficit ہے اور اس کو ہم اس طرح پورا کریں گے۔ اس بجٹ تقریر میں کچھ نہیں بتایا گیا، اس کا مطلب یہ ہے جناب! کہ یہ بجٹ صرف ایک دکھاوے کا بجٹ ہے، اگلا بجٹ آپ کا آئے گا اکتوبر میں، جب انہوں نے VAT کو پاکستان کے اندر enforce کرنا ہے۔ VAT سے ان کا اندازہ ہے کہ 800 billion کی resource mobilization ہو گی۔ جب 170 million سے resource mobilization ہوتی ہے تو آپ دیکھیں گے جناب! اس وقت تو لوگ مہنگائی سے پریشان ہیں، ہر کوئی پریشان ہے، غربت بڑھ رہی ہے، آپ اندازہ لگائیں کہ اگر 800 billion کی resource mobilization, VAT کے ذریعے ہو گی، تو مہنگائی کا کیا حال ہو گا؟ ایک طوفان ہو گا مہنگائی کا اور پاکستان کے اندر ہیجان ہو گا کیونکہ جو VAT لگایا جا رہا ہے 15% اس کا

جو inflationary effect ہو گا، وہ کم از کم 18 سے 20 فی صد ہو گا۔ موجودہ حالات میں جب ہم اتنی مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں، حکومت نے کیا کیا ہے؟ ایک طرف تو کہہ دیا ہے کہ ہم ٹیکس نہیں لگا رہے دوسری طرف Sales Tax میں ایک فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔ جہاں بیس فیصد تھا، اکیس ہو گیا ہے۔ جہاں پندرہ تھا وہاں سولہ ہو گیا ہے۔ یہ غلط لکھا ہوا ہے کہ ہم نے سولہ سے سترہ کیا ہے۔ یہ جو graded tax لگے ہوئے ہیں، جہاں پر اٹھارہ ہے، انیس ہو گیا ہے۔ آج بھی اخبار میں تھا کہ جہاں کسی شعبے میں بیس فیصد تھا، اکیس ہو گیا ہے۔

جناب والا! اس ٹیکس کے اضافے سے، ایک ایسے وقت جب ملک اس کا متحمل نہیں ہو سکتا، عوام پر ایک بوجھ ڈالا گیا ہے اور یہ کہا جا رہا ہے کہ جی! ہم نے کچھ نہیں کیا۔ اصل بوجھ اکتوبر میں آئے گا جب یہاں پر VAT کو نافذ کیا جائے گا۔ جب VAT کا نفاذ ہو گا تو اتنی مشکلات ہوں گی کہ ہماری economy ہماری معیشت اس کو سنبھال نہیں سکے گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم

1۔ اپنے اخراجات میں کمی کریں۔

2۔ جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے، ہم industry کی revival کے لیے اقدامات کریں۔

3۔ سب سے بڑی جو مشکل سامنے آ رہی ہے کہ یہ VAT کیوں لگایا جا رہا ہے، کیوں ٹیکس بڑھایا جا رہا ہے؟ اس لیے کہ ہم نے پھر اپنی ساری معیشت آئی ایم ایف کے حوالے کر دی ہے۔

جناب کو پتا ہے کہ بہت مشکلات کے بعد پاکستان کی معیشت پچھلی حکومت کے دوران ایک ایسے موڑ پر پہنچ چکی تھی جہاں پر ہم نے آئی ایم ایف سے مزید قرضہ لینا بند کر دیا تھا اور ہم نے کہا تھا کہ جناب! بہت شکریہ، آپ نے ہماری بڑی مدد کی ہے لیکن اب مزید ہم آپ کی اس مہربانی کے متحمل نہیں ہو سکتے کیونکہ جب بھی آپ ہمیں قرضہ دیتے ہیں، آپ ہم پر بوجھ ڈالتے ہیں کہ جی بجلی کے نرخ بڑھا دو، interest rate بڑھا دو، interest rates کا مطلب ہے کہ آپ کی products non– competitive ہو جاتی ہیں۔ آپ Sales Tax لگا دو۔

I am glad that honourable Minister for Finance is here. I must complement him

کہ انہوں نے دو چار چیزیں سچ کہی ہیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ ایک تو آپ نے کہا ہے کہ پچیس فیصد inflation ہوئی ہے۔

No, the estimate is more than over 50% and secondly you have accepted in the things that certain difficulties that you have faced and I think that is a very honest statement and we must appreciate that.

I was saying that the main problem that we are facing today is that we have once again handed over the reigns of our economy into the hands of the IMF and in the last government we were able to get away from the clutches of the IMF and once we are away from the clutches of the IMF, then we ourselves are responsible. If we can impose a tax, we impose a tax. If you want to reduce a tax, you reduce a tax. If you have seen that the industry is under pressure and we cannot bear the electricity expenses, you reduce the electricity expenses but when you give your reigns of running the economy into the hands of International Monetary Fund then they dictate what you have to do and the Minister has very candidly said that when we make commitments, we have to honour those commitments and what are these commitment? These commitments have been made to the IMF. The commitments made to the IMF are that we will impose VAT which is being done in October and that is when the real budget of Pakistan will be forthcoming because there is nothing to explain how we will be able to fill up this deficit of 685 billion. We have already imposed one per cent increase in the Sales Tax which would bring immense pressure on the economy of Pakistan. We are continuing to raise the gas prices, the electricity prices and we will now be imposing tax on services all over the country. Yes sir, if the economy was doing very well, if everybody was making money, then it is very easy to pay taxes but when the economy is under pressure and when you are facing competition from countries around you, when your products are becoming non−competitive, when the cost of production in Pakistan is the highest in the region because of high interest rates, high electricity rates, high labour rates then we have to take stock of our own position and we have to decide what we have to do in the interest of our own country and we are unable to take command because we are now bound as the honourable Finance Minister has said that we have to honour the commitments that we have made.

Now, the steps that I would suggest to the honourable Finance Minister are:−

1. He should take steps to revive the industry in Pakistan and consider the scheme that we earlier had, as I said, because he is now here and I want to repeat it. The Circular 29 Scheme of the State Bank by which the sick industry can be revived.
2. Interest rates should be brought down. The interest rates are too high for Pakistanis. Once you bring down the interest rates, you give a boost to the economy. At the moment, people are not showing interest in investment because the cost of making the industry, cost of putting up a factory is far too high, the interest rates are too high. Steps must be taken to reduce the interest rates. India is doing the same. In America, they did the same, in England, they did the same. Once you reduce the interest rates, the economy gets a fill up and the economy begins to revive.
3. Reduce the utility charges. The utility charges are too high in Pakistan. Yes, I understand that the cost of electricity is going up, the fuel charges are going up but then what are we going to do about it? We cannot survive with charges as at present. We should take steps to reduce line losses. Do whatever they have to do but it should be the aim which is

not visible in this budget that they have to reduce the interest charges. In this context, they have raised the salaries of the government employees which is a very good step. We all welcome that but sir, what about the non−governmental employees? How will they cope with this inflation which is coming up? How will they face these difficulties which are being faced? A non−governmental employee who is earning six thousand rupees a month or seven thousand a month, he faces the same difficulties as any government employee. In one sense the Finance Minister has done well that he has brought at par the exemption from income tax for government and non−government people but I would say sir that today, a person earning three hundred thousand a year which is about 25 thousand rupees a month, yes, he is a middle class person but a middle class person, let us say he is earning 25 thousand a month, how much rent would he have to pay? At least 8 to 9 thousand rupees? How much electricity charges? At least 4 thousand rupees. How much fees that he has to pay for his children? Four thousand rupees? What is left for him? How will he run his kitchen? Now I am talking of the middle class. Lower class, six to seven thousand rupees. They are living a miserable day to day life and we have done nothing for them even the middle class people who are earning 25 thousand rupees, so from that point of view perhaps I could suggest to the Finance Minister that the level of exemption of income tax may be raised from 3 hundred thousand to 4 hundred thousand rupees. It is for a person of an average income of over 25 thousand rupees. If you look at the fees he has to pay, the electricity charges, the gas charges, rent and then to run his kitchen it does not leave him enough to live a normal, respectable life and therefore, something needs to be done about this. So, Mr. Chairman, I think this is my recommendation to the honourable Minister for Finance and as I said that the good thing is that there are certain truths that he has admitted. He has come out frankly with those but this budget lacks soul. It lacks a vision and it does not give answers to many questions which I had the honour to raise before you today, thank you.

Mr. Chairman: Mashhadi, would you like to speak right now? Tomorrow, OK. Who else from treasury benches? Haseeb *Sahib*

آپ؟ اچھا کل کریں گے آپ بھی۔ جی اسحاق ڈار صاحب، please.

Let me give a chance to the treasury benches also.

جی اسحاق ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: No volunteer sir, میری باری آ گئی۔

جناب چیئرمین: جی، جی آپ کی باری ہے۔

Senator Mohammad Ishaq Dar: I am grateful, Mr. Chairman.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب Leader of the Opposition نے بجٹ کے حوالے سے بڑے candid طریقے سے تفصیل میں مختلف مسائل کا ذکر کیا ہے اور کوشش کروں گا کہ time constraint کی وجہ سے چیزوں کو repeat کیے بغیر وہ چیزیں جو انہوں نے touch نہیں کیں، میں ان پر ذرا غور کروں گا اور کوشش کروں گا کہ briefly highlight کروں۔

جناب! ایک تو یہ ہے کہ

at the outset, I appreciate on behalf of PML(N) and myself the social safety net proposal which the Finance Minister has introduced in his budget speech but at the same time as honourable Leader of the Opposition indicated that the Finance Minister has been very frank in identifying the weaknesses and the strategic and structural imbalances in the macro economic situation, economy of Pakistan. But with all due respect to my friend Dr. Abdul Hafeez Sheikh, I think his speech lacked to give a very clear development strategy and a road map, how he intends in the next one year to three years to repair all these the structural imbalances which have been now almost unsustainable in the last one decade. It is not one year, it is not two years. It is the last one decade which I always call, it is the last decade which Pakistan, unfortunately, has seen.

Mr. Chairman, I would like to comment, first of all, on GDP growth. We all know that GDP growth of 4.1 per cent is based by lowering and adjusting the previous year GDP growth. If we have not changed the base or reduced the declared budgeted GDP of the previous year then, the figure, No.1 would have been different. No. 2, the thing to look into is that if you combine the two years GDP, it gives us an average GDP growth of around two and a half per cent. Mr. Chairman, a country having a population growth of over 2 per cent per annum, and having a GDP growth of 2.5 per cent, certainly, cannot deal with the issues which the Leader of the Opposition has identified and which we will listen in all the speeches in both the Houses of this Parliament because you do not have cushion to eliminate your poverty reduction, you do not have cushion to invest on the infrastructure improvement of the country. You do not have cushion to spend more on the social safety net. You do not have cushion for the other areas like energy making, creation of water reservoirs, hydro electricity etc. So, I believe that we must have a strategy, a road map, how we are going to take the GDP growth of this country from the average of the last two years two and a half per cent to something like at least 7 to 9 per cent. We will be only in business if we can manage to increase the GDP growth from the present to around 7 to 9 per cent. We all know that this 4.1 per cent basically has been derived from agriculture 2 per cent, from the manufacturing sector around 4.6 per cent and the services sector 4.1 per cent. Mr. Chairman, I think, it is unfair to the backbone of the economy which is agriculture to have given us a growth of only 2 per cent, we need to worry and one of the fundamental reason for this low growth, I would say, the transfer of lower credit in the last year to the agriculture sector because the credit was carved out by the public sector borrowing either directly by the Government of Pakistan or through the commodity financing and the loans and thirdly, by allowing through a sovereign guarantee, the various public sector enterprises to raise money from whatever is available in the credit market. Obviously, for an institution it is the safest to lend to public sector enterprises which are guaranteed by the sovereign guarantee of Government of Pakistan. So, obviously they would not look towards the private sector or the agriculture. So, I believe that there has to be a mandatory allocation of credit to the agriculture, if we really want to see a smart growth in agriculture next year which would obviously increase our GDP growth over all.

No. 2. Mr. Chairman, the area I would like to comment upon is the pathetic tax to GDP ratio of this country. We have always been working in this House, in the Finance Committee and in different forums where Opposition is representing itself in the national cause. Mr. Chairman, the tax to GDP which could have been around 15 per cent a decade ago in 1999 has unfortunately declined to 9 per cent. It is not sustainable. We have got to go back and have aggressive plans to go back in the next 3 years to

15 per cent. Fifteen per cent would mean something like 700 billion rupees which Mr. Wasim Sajjad was saying that if this money have come back independently, but if the objective is to raise 700 billion rupees which is a dire need of this economy in this country. We have got to take the tax GDP ratio back to around 15 per cent, otherwise you are not in business. And I am grateful, I have been voicing for the last 3 years and I am quite happy to share with the House that the blue print of the first budget which I left included two major revenue raisers and at that time the stock exchanges were booming, one was capital gain tax on stock exchanges, let everybody pay, if somebody makes profit or income or gain or whatever in this country, they have got to pay their due share in the national exchequer. There is no sacred cow who should be allowed to not to pay or contribute in this economy. If they want to take the country forward and the development of this country, everybody must contribute his due share. I am glad that in this budget after two years, exemption given to stock exchanges, has not been extended any more and a capital gain tax has been introduced. I am very happy Pakistani but at the same time a handful of people, I don't want to be personal but immediately after the dictatorship era of 1999, in the earliest opportunity, the wealth tax which is a direct tax and let me explain to you Mr. Chairman, the proportional indirect tax is inflationary, it creates more *mehngai* and percentage of direct taxes to indirect tax has gradually fallen. The incidence of the taxation is on the poorest of the poor. The bulk of the taxation contributed is by poorest of the poor of this country through indirect taxation. They have got to resort back to the direct taxes increase and here the wealth tax was generating a lot of double digit billion figure when it was abolished, the people who had vested interests sitting in the cabinet at that time because

it applied to all of them, which may be, a few affecting and I strongly recommend the Government to consider imposing and levying wealth tax in this country. Those who do not have a regular income, who do not pay income tax, they must contribute on the assets which Pakistan has given them, which they have either inherited or their good fortunes but they do not have now regular income. May be people, who were earning from abroad, now they are back after retirement, they should be contributing. They are using the infrastructure, the facilities and everything of Pakistan. So, I strongly believe that direct taxes percentage to indirect taxes needs to be increased and one way is to consider implementation of wealth tax on the assets belonging to Pakistani residents.

The next point Mr. Chairman, which is related one is that why we are not seeing the revival of economy. Both the investment and saving ratios unfortunately, are at a very low percentage to GDP.

پاکستان کے اندر بھی لوگ invest نہیں کر رہے foreign investors کب پاکستان میں آئیں گے۔

Law and order and other issues are apart, but people percentage of investment to GDP ratio or saving to GDP ratio is very, very low. Pakistan's investment ratio to GDP at this time is 16.6 per cent. It is virtually one of lowest. If you see saving to GDP ratio in Pakistan it is almost 18 per cent at the moment and if you compare with countries in the region Bangladesh has 29 per cent saving to GDP ratio. India has 32 per cent. Malaysia has 38 per cent and China 50 per cent. You have got to introduce a comprehensive economic policy whereby you encourage people to save and invest in the economy of Pakistan.

Now, we come the purchasing power parity and the per capita income. Indeed as the honourable leader of the Opposition has indicated that the people are living in a pathetic way and I would link this with the poverty, subject he discussed and would dilate on these two items. Mr. Chairman, the first item is a hard fact that the inflation of last 3 years has eroded, according to a credible report internationally prepared the purchasing power parity
قوت خرید عام پاکستانی کی by around 22% ہے۔ میں بڑے ادب کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ
انہوں نے جو reference دیا ، آپ سینیٹ کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں تو 2001–2005 میں
جب 34% سے 24% قوت خرید دکھائی گئی تو وہ بھی jugglery تھی ۔ وہ کیوں jugglery
تھی؟

I take full responsibility to make this statement, if you pick up the economic survey of that year and I am on record in this House, sir, different bases were adopted to calculate the poverty line in Pakistan.

few best incentives in کیا تھا calorie consumption, sample وہ کیا تھی
Pakistan that was the jugglery behind that whole improvement, it never improved, successive governments have failed to look after the real plan to reduce and eradicate the poverty in Pakistan. I
would tend to agree with the Leader of the Opposition کہ ایک ڈالر جو
it did not go down; even have the پچھلی دہائی میں تھا ، آج سے بارہ ، پندرہ سال پہلے
same purchasing power in countries like United States or western
countries. اس کی ایک مثال ہے کہ اگر آپ دو ڈالر a day لیں which means 22
thousand one hundred rupees a month, if it is not the minimum amount required we would not have got the minimum wage what
we have. اگر دو ڈالر میں جناب چیئرمین! you will be shocked to know کہ پاکستان
کی 75% of the total population is living below two dollars a day

income. Now this is something we need to worry very seriously. اگر
نہیں ہو گا تو جناب چیئرمین! اس ملک میں انقلاب آئے گا۔
There will be a fight between the haves and have-nots but we are just overlooking this problem. We are not ready to face it as a challenge.

جناب چیئرمین! جیسے میں نے figures کی بات کی ، میں ابھی بھی challenge کرتا ہوں۔ You pick up the whole survey, you pick up my speeches at the time of budget debate, in this country that was not the fair bases to calculate اور اتنی controversies ہماری figures میں ہوتی ہیں۔

We PML(N) had one item unfinished agenda. There were three institutions in this country which needed autonomy and a real autonomy, one was the State Bank of Pakistan, we got the opportunity and converted the State Bank, instead of an extended arm of Ministry of Finance, to the autonomous body. I am glad it is functioning very well.

Second one was the Corporate Law Authority, another extended arm of the Ministry of Finance which needed autonomy and it was converted on 1st January 1999 as Securities Exchange Commission of Pakistan.

The Third one, I intend to request everybody and I would suggest to the Finance Minister to immediately implement this proposal. Please make the Federal Bureau of Statistics autonomous. He is a professional like many of us and I think we will be doing a great service. This is unfinished agenda of PML (N). Had I been there for longer till 2008 in the Ministry of Finance, I guarantee you, we would have done it.

کیونکہ اس سے آپ کی controversies ختم ہو جائیں گی۔

The credible figures will be available, kindly include professionals, economists, media, parliamentarians and let it publish quarterly figures within a gap of 60 days.

نہ ان پر انگلی اٹھے گی ، نہ کسی اور پر انگلی اٹھے گی let it be a professional body, an
autonomous body دنیا میں ایسا ہوتا ہے۔ آپ west اور امریکہ کو follow کریں وہاں ہر
week میں figures آرہے ہوتے ہیں and nobody knows better than Dr.
Hafeez کہ ہر ہفتے unemployment figures آتے ہیں۔ آپ کو basic economic
indicators regularly مل رہے ہوتے ہیں۔

The market shakes, the market stumbles, the market improves, the market gains according to that information.

Sir, we should give quarterly figures at least. Please Mr. Chairman, I humbly suggest that the Federal Bureau of Statistics should be made autonomous as early as possible.

Coming to inflation, I don’t have to give much detail, I have also a long list of items for comparing, I compare because I call last decade, a last decade. I have a long list of items to compare, the prices have run between 300 and 500% in the last ten years. Had you increased the price, salaries and income of this poor country by that per cent? It is not. So, we have failed once again.

اس میں سب سے زیادہ ذمہ داری حکومت کی ہے۔

Again, I would identify few reasons why this huge inflation we are facing the impact of the general economic meltdown which we saw a year and half ago. But there are certain reasons also.

مثلاً اس میں سب سے بڑا contributor ہے اور مجھے یقین ہے کہ the Finance Minister is
well aware the M2, the more money supply of this country, the 643
billion M2 size has grown by 750% in ten years, that means آپ نوٹ
چھاپیں، آپ اپنی ضروریات پوری کرتے جائیں

and you are not backed by your production what will happen? I hope, we don't see the worst recession of the world when people use to have a full bag of currency to go and buy two loaves of bread. So, please I remember when we took over the Government in 1997, you please look in the history and the figures. The M2 was gone 19% growth annual, with great difficulty in 1999 we brought it down to 6%.

Now we had again aggressive plan in 2008 when we were in the coalition government to bring it down because it again has gone back in 7 years, it was to that 19% growth annually, you cannot sustain it. So, this is one of the major reasons as an economist Mr. Shaikh knows that we got to have a very close check.

سٹیٹ بنک کی monetary policy کی خودمختاری

does not mean that any institution in Pakistan is state within state. It has to be synchronized with the overall economic policy of Pakistan and to do that I believe, the Finance Minister and the Ministry has to play a very proactive role. I would request him to please make an aggressive plan to deal with it likewise, you know obviously pressure of food inflation, we have fiscal pressures, we have continuous despondent utility prices, like in last few months, we have about 60% increase in the electricity alone. They are contributing to dearness and inflation and obviously we have a high mark up rate which the Leader of the Opposition identified, your cost of production obviously goes up.

کہ چیزوں کی قیمتیں مہنگی ہوتی ہیں۔

We have loss of productivity because of the shortages of electricity and gas and the rising cost of production. The factors of production all the time are causing an increase virtually month by month.

Lastly, the corrupt rate practices by the influential mafia are also one of the reasons to have seen the prices of essential commodities in this country. I believe we are not that market economy in which we can expect real market economic forces governing the prices of the essential commodities in a developing country like Pakistan. The state and the Government has a prime responsibility to make sure that the basic essential commodities are available to the masses teeming millions which are, may be, about 15 crores out of 17 at a reasonable prices and the Government has to take this as a prime responsibility,

تا کہ اگر جناب والا! یہ نہیں ہو گا تو کچھ mafias ہیں، جب قیمتیں اوپر جاتی ہیں تو وہ اس کا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں، جب قیمتیں نیچے جاتی ہیں تو پھر اس کو adjust کرنے کے لیے کوئی تیار نہیں ہوتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اس میں اپنا role ادا کرنا ہو گا اور I again appreciate کہ غیر ترقیاتی اخراجات کو وزیر خزانہ نے اپنی speech میں کہا کہ freeze کر رہے ہیں I think, we need to go a step beyond صرف freeze کرنا کافی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! ہم نے کوئی سیاچن فتح نہیں کر لیا، کشمیر فتح نہیں کر لیا اور کوئی area conquer نہیں کر لیا، وہی ملک ہے، وہ size ہے، وہی borders and boundaries ہیں اس ملک کے غیر ترقیاتی اخراجات ساڑھے چار سو ارب سے بڑھ کر دس سالوں کے اندر 19 سو ارب پر چلے گئے 1900 in this last decade اب جہاں ایک طرف ہم نے اپنی آمدنی کو ہزار ارب سے بڑھایا دوسری طرف ہم نے اخراجات کو 1500 ارب سے بڑھا لیا۔ یہ وہ فرق ہے پندرہ سو ارب کا جو ہم نے آمدنی اور اخراجات دونوں کا قریباً 700 ارب جسے آپ بجٹ خسارہ کہتے ہیں۔ We have become used to of living beyond means. یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ ساٹھ سال میں یہی ہوتا رہا ہے اور اس کا size بڑھتا جا رہا ہے۔ عیاشی کا سائز بھی بڑھتا جا رہا ہے، life style بھی بڑھتا جا رہا ہے، living culture بھی بڑھتا جا رہا ہے۔ اس سے کیا ہو رہا ہے کہ اخراجات اور آمدنی کا فرق expand ہو رہا ہے اور وہ کہاں سے آ رہا ہے؟ ہمیں کوئی gift نہیں دیتا، کوئی donation

نہیں دیتا، ہمیں قرضے مل رہے ہیں۔ ہم قرضے لے رہے ہیں۔ I come to the debt in a minute.

جناب! خدا کے لئے اس expenditure کو ہمیں curtail کرنا ہوگا۔ یہ VVIP culture کو ہم نے bury کرنا ہوگا۔ ایک ایک VVIP کے ساتھ 70, 70 گاڑیاں move کر رہی ہوتی ہیں۔ Media has reported it. ڈیڑھ درجن تو کچھ بھی نہیں ہے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہمارے کچھ ادارے ایسے ہیں جن کے VVIP کے آگے پیچھے پندرہ گاڑیوں کا جانا تو مسئلہ کوئی نہیں ہے۔ جناب! یہ culture ہے۔ Look at recently the Prime Minister of U.K. when he resigned from his post, تو وہ تین گاڑیوں میں اپنے بچوں کو 10 Downing Street سے لے کر گیا۔

He stopped at three traffic lights. He doesn’t have to create any inconvenience to the general public. He just went and came, what happened? He is still well respected than our leaders.

بابر غوری صاحب سے پوچھیں کہ ان کا لیڈر الطاف حسین کتنی گاڑیوں کے ساتھ وہاں پھرتا ہے۔ صرف ایک گاڑی میں۔ He cannot afford more than one car. I want to put him in peace تو میں سمجھتا ہوں کہ خدا کے لئے ہمیں اپنا culture بدلنا ہوگا and the Finance Ministry has a major role to move and push the country towards that direction in economy. یہ عیاشیوں کا معاملہ نہیں چلے گا۔ یہ austerity ہمیں top سے شروع کرنی ہوگی۔ ہمیں symbolic cut نہیں چاہیے۔ I appreciate again a 10% deduction جو انہوں نے announce کیا ہے I think they were well impressed by the voluntary 5% deduction of the new Conservative Cabinet in U.K. I wish and that would go in very well in the country کہ یہ اپنی Cabinet بھی آدھی کر دیتے۔ اتنے زیادہ محکمے devolve ہو رہے ہیں، Cabinet بھی آدھی کر دیتے۔ میں اس 18ویں ترمیم کا حصہ ہوں لیکن that was a compromise solution for next general election. کوئی نہیں روکتا کہ یہ 1/3 یا half پر جائیں۔ یہ آپ کر کے دکھائیں۔ پاکستان کے لئے testing time ہے۔ ہمارے micro economic indicators unsustainable ہیں، ہم نے اس کو بدلنا ہے، جب تک ہم انقلابی طور پر ان کو نہیں بدلیں گے۔ We have a

very bleak future ahead تو میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کو یہ دیکھنا چاہیے۔ اسی طرح جو
public sector enterprises ہیں nobody needs to tell, everybody has
been pleading and you will listen from all of my colleagues, from
both sides of the divide in next few days کہ 250ارب we cannot afford
this luxury. جناب والا! imagine 250 Billion کا کیا ہوتا ہے؟ اس ملک کا پچھلے سال کا
ترقیاتی بجٹ Federal Government کا جو تھا وہ 421 ارب تھا۔ آپ اگر میری speech
نکالیں۔ میں نے اس وقت بھی یہ عرض کیا تھا کہ یہ 421 ارب روپے نہیں ہوگا۔ کوئی نہیں مانتا تھا۔
ہم نے 9 مہینے کے بعد Prime Minister کی سربراہی میں scale down کیا جب NEC کی
میٹنگ ہوئی تھی 300 ارب کیا تھا۔ آج کدھر ہے وہ 300 ارب؟ The final figures will
not be more than around 250 billion. کیونکہ آپ کو جب suit کرتا ہے جو
budgeted expenditure then overrun یا آپ کی income کم ہوتی ہے than what
you budgeted ساری cuts ان ترقیاتی کاموں پر پڑتی ہے and look at the
infrastructure, how many debts we have built in the last ten years?
How many dams we have built in the last ten years? How many
new projects we have put in the public sector? یہ جو رونا ہم رو رہے ہیں آج، یہ
ہمارا پچھلے پوری دہائی کی کمزوریوں کا اور ایک defective policy کا ہے۔ ہماری growth بالکل
ہوتی تھی 5,6,7 فیصد جو چند سال ہم نے دیکھی but I requested at that time کہ خدا کے
لئے real sectors growth کی طرف جائیں۔ Don’t have the growth based on
the consumption of society. موبائل ٹیلیفون، ائرکنڈیشنرز اور ریفریجریٹر، بہت pride ہوتا
تھا، اتنی گاڑیاں ہم نے بڑھا لی ہیں۔ کدھر گیا وہ سارا کچھ، کدھر ہے آپ کی GDP؟ 2.5% every
last two years. قوم کیا کھے گی؟ Nobody is going to go into those
masses لیکن اب بھی ہم اس کو ٹھیک کریں۔ We put the growth on the right side
and we go back for the real sector economy which is agriculture
and manufacturing. آپ کی تب ہی jobs create ہوں گی۔ آپ کو تب ہی روزگار کے مواقع
فراہم ہوں گے۔ تب ہی population growth 2% سے زیادہ آپ کا ہوگا اور آپ کی

These are only the cushions to spend more on the آئے گی۔ prosperity
human development, on the drinking water, on the farm to market
aggressive جناب! میری یہ گزارش ہے کہ ایک roads, on health and education.
ہیں اس کا public sector enterprises بنائیں اور یہ plan Finance Minister *sahib*
this is the most valuable حل نکلنا چاہیے کیونکہ اگر یہ نہیں ہوگا perpetual ایک
نالیوں میں ہم یہ پیسے پھینک رہے ہیں، ہم یہ پیسے ضائع کر money we are just throwing,
رہے ہیں اور وہ لوگ اسی طرح عیاشیاں کر رہے ہیں جس طرح وہ دس سال یا پانچ یا دو سال پہلے کر رہے
تھے۔ اسی طرح جناب! میں defence expenditure کے بارے میں عرض کروں گا۔
اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ Obviously the challenges of the war on terror.
realistic کو بڑھانے کی ضرورت تھی اور یہ انہوں نے ایک defence expenditure ہمیں
for the purpose of comparison the same اس میں دی ہے لیکن increase
country, the same defence or same thing, challenges obviously have
including the pensions of the تھا آج سے دس سال پہلے changed 143 billion
پر 378 billion کر رہے ہیں close پچھلے سال ہم اس کو Armed Forces Personnel.
I پر۔ 442 billion کیا ہے pitch اور ابھی ہم نے اس کو with supplementary grants
don't have objection on 442 billion but I am concerned as a
the bulk of expenditure is due to Pakistan being کہ اس میں سے Pakistani
additionality of وہ جو an ally with other countries on war against terror.
کرنا ہوگا identify ہے اس کو expenditure

Mr. Chairman, very systematically and professionally and we have got to convince our allies that this is being expends of Pakistan on your account and you must contribute for this additionally on actually creating a cushion for the Finance Minister but giving the suggestion. So, please on priority basis you must engage all these allies on whose behest initially post 9/11 we entered into this war and having entered, I think, additionality of expenditure is the least, they must provide us. Again میں بار بار ماضی کو refer کر رہا ہوں۔ جب یہاں باتیں ہوتی تھیں 3 سے 5 بلین ڈالرز کے نقصان پر اور میں چیختا تھا خدا کے لئے یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ Direct losses, indirect losses, GDP losses, GDP growth, your unemployment, all other problems, please, please, Shaukat Aziz *sahib,* بات کریں 20, 25 بلین ڈالرز کی۔ آج جب وہ چلے گئے کوئی کھیں پھر رہا ہے اور کوئی کھیں پھر رہا ہے اور کوئی طبلے بجا رہا ہے اور کوئی کچھ اور کر رہا ہے۔ آج ہم نے اپنی فنانس منسٹری کی website پر post کر دیا ہے 35 billion dollar losses. کیا فائدہ ہے اس کا؟ In negotiations and agreements they are always successful if there are timely actions behind those. Otherwise یہی ہوتا ہے کہ CNN پر جا کر پاکستان کا Prime Minister اس وقت کہے کہ تین ارب ہمارے نقصانات ہوں گے تو ان کو کیا ملے گا؟ Look at the country like Turkey انہوں نے ہم سے بہت کم facilities مانگی تھیں۔ انہوں نے 56 billion مانگا تھا۔ The US administration was ready to give them 26 billion for same access جو ہم سے انہوں نے لیے ہیں۔ وہ افغانستان کے لئے ان سے لینا چاہتے تھے for Iraq جب پارلیمنٹ showed so much dignity and sovereignty, they rejected even 26 billion. انہوں نے کہا کہ اپنے پاس رکھو۔ We will not allow you our soil to be used, you can only use our soil for medical goods and the dead bodies that is all and they got 6 billion dollars. آج ہماری website پر کیا فائدہ 35 billion post کرنے کا جب Bush has virtually tied down, he has no longer negotiate کرنے والے here, his party has been defeated massively. We don’t have the previously dictatorial regime here. وہ سارے مزے کر رہے ہیں۔ کوئی امریکہ میں آئل کمپنی میں مزے کر رہا ہے، کوئی لندن اور دبئی میں طبلے بجا کر مزے کر رہا ہے۔ یہ نہیں چلے گا۔ خدا کے لئے پاکستان کے لئے negotiation کریں تو اسی طرح سوچیں بلکہ اس سے بہتر کہ ہماری اپنی ذات کا نقصان ہوگا کہ اگر ہم نے صحیح negotiation نہ کی۔ I will express my views regarding VAT. I will wind up very quickly. I should come to fiscal

deficit sir, میں نے جیسے عرض کیا کہ جب تک ہم اس کی طرف نہیں آئیں گے اور یہ کوئی تک نہیں ہے یہ کہنا کہ as percentage اگر ہم نے اپنا قرضہ نہیں اتارا تو اگر اس کو balloon کرنے دیا گیا خود حفیظ شیخ صاحب نے کہا اپنی speech میں کہ it has entered into danger area. Mr. Chairman, we initiated a drafting of fiscal responsibility in Debt Management Act in August 1999, there was a coup, the job was unfinished and it was ultimately introduced and passed and implemented in Pakistan in 2003. کیا ہم نے اس پر عمل کیا ہے۔ جناب چیئرمین! دیکھیں، نہیں۔ We have not been following that, our own made law. میں اس سے آگے جاتا ہوں۔ جناب! یہ کوئی بات نہیں ہے کہ آپ اس طرح خوش ہوں کہ percentage of GDP grow کر دیے ہیں اور ہم قرضے grow کرتے جائیں۔ نہیں sir نہیں، یہ نہیں چلے گا۔ ہمارا جو debt service تھا اس ملک کا 220 ارب آج سے دس سال پہلے وہ آج 700 ارب پر پہنچ چکا ہے۔ Now that’s way we have losing our money, if you have not raised all these *Qurzas* and had this cushion. آپ imagine کریں گے کہ 500 ارب میں آپ پاکستان میں کیا ترقی کر سکتے ہیں پورے غریب لوگوں کے لئے اور عام عوام کے لئے۔ تو جناب! یہ جو fiscal deficit ہے یہ بڑھتا بڑھتا جیسا میں نے عرض کیا کہ 179 billion سے اب آپ نے دیکھا پچھلے دو سال میں almost 700 billion cross کر گیا ہے۔

اس سال جو budgeted figure ہے وہ 685 billion ہے۔ I wish it should have been lower and there should have been a clear roadmap that we would bring the fiscal deficit to zero, not percentage of GDP in let us say next five year. We should have challenged it. زندہ قوموں کا یہ کام ہوتا ہے۔ آپ کو یہ سن کر پریشانی ہو گی، I have just counted the last decade the actual number of the fiscal deficit, unfortunately, it was closed to 4000 billion, i.e. Rs.3986 billion to be precised. This is the difference between income and expenditure and this is Rs.3986 billion which we have borrowed since 1999 and we have got more loans and we have ended up in the state of economy what we are

today. It has obviously a direct bearing as I said, with the local 1453 ارب کا جو آپ کو میں عرض کروں کہ figure کے borrowing. Borrowing that has ballooned to 4491 billion in کہتے ہیں، domestic debt قرضہ تھا، جسے March 2010. I have given you the figures of June 1999, Mr. Chairman, Rs.1453 billion and Rs.4491 billion in March 2010. Now, this means a real matter of concern.

excluding the contingent and the ہے، foreign debt اسی طرح publicly guaranteed liabilities, I am talking of the hard cash borrowers. Sir, this is 3.2 billion in June, 1999 balloons to 53.9 billion in a decade. In total the Pakistan's debt both domestic and یہ foreign stood under 3000 billion and has grown over 9000 billion. لہٰذا میں interrelated problem, Mr. Chairman. ہے۔ ایک اور problem ہماری بنانا aggressive debt reduction plan کو ایک بڑا Finance Minister سمجھتا ہوں کہ debt ماضی کا we will have to move towards self-reliance. ہوگا اور اس کے لیے We should more depend کریں، آگے ہم اس کو مزید لینا بند کر دیں۔ clear توآہستہ آہستہ لے کر دنیا بھر میں گھوم رہے begging bowl ہم on our own natural resources. ہیں۔ اللہ کے نام پر ہمیں سو ارب ڈالر چاہیئں۔ جب دیکھا کہ کوئی نہیں دے رہا تو آواز لگائی کہ اللہ کے نام پر پچاس ارب ڈالر چاہیئں۔ جب وہ بھی کسی نے نہیں دیے تو آج آپ آگئے ہیں پانچ ارب اور 260 Sovereign countries, dignified countries پر ہم نے گزارا کر لیا۔ million dollar اس طرح کام نہیں کرتے۔ You have to have reliance. ہم اپنے اوپر بھروسا کریں، اللہ پر بھروسا کریں۔ جب آپ یہ کام کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ ہمیں کوئی مشکل نہیں ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے جو اس زمین کے اندر خزانے رکھے ہیں ہمیں چاہیے کہ ہم ان کو exploit کریں۔ نہیں، اس پر کوئی کام نہیں ہوا ہے کیونکہ ہم بھیک کے عادی ہو چکے ہیں۔

So, I honestly believe that this is not a right thing and an aggressive plan needs to be worked out by the Finance Ministry.

اسی طرح current account deficit ہے۔ یہ بڑی اچھی شنید ہے کہ the Current Account Deficit will be declined to just over 3 billion dollar. یہ دس مہینے کا figure ہے، یعنی July to April, 2010 لیکن sir, this is also an indication of contraction of economy. آپ کے ہاں machinery کم آرہی ہے، آپ کے ہاں raw material کم آرہا ہے، آپ کے ہاں economic activity کم آرہی ہے۔ اس کا impact اگلے آنے والے دو سالوں میں ہوگا۔ You will not be able to get same targeted revenue from corporate tax, from income tax, from other Government taxes and duties and various Government dues. لہذا اس پر بھی ہمیں اتنا celebrate کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ We have to be very very careful.

Mr. Chairman, unemployment, again, I have not been impressed by an aggressive plan in the budget speech کہ ہم کس طرح اتنی job opportunities create کریں گے۔ The job opportunities have been stagnant. شکر ہے کہ انہوں نے کہا نہیں۔ میں اس پر حفیظ شیخ کو داد دیتا ہوں کہ انہوں نے صرف problem کا ذکر کیا ہے۔ He has not resorted to suggest or give the nation any solution but he has been at least frank and fair to identify which we all know, almost all of us know at least. لہذا جو unemployment کا number ہے، اگر آپ پچھلے Finance Ministers کی دس سالوں کی تقاریر دیکھ لیں اور اس میں جتنی opportunities بتائی گئی ہیں کہ اس سال ہم دس ہزار نوکریاں دیں گے یا اس سال ہم چھ لاکھ دیں گے یا اس سال پانچ لاکھ دیں گے، if you add them, today there should be nobody unemployed in this country. We would be importing labour from abroad. Employment opportunities are not being created in Pakistan and we have been working only on papers. ہم صرف ایک اچھی تقریر بنالیتے ہیں اور اس کو کر دے دیتے ہیں اور اس کے بعد ہم بھول جاتے ہیں۔ پھر at the end of the year, we come to supplementary grant which I will explain in a minute. So, I believe it has to be a concentrated effort اگر بے روزگاری ختم کرنی ہے۔ جناب والا! Pakistani youth کی ایک بہت بڑی تعداد اس وقت unemployed ہے۔ They could be a tool to your bloody revolution in this country. Please create a job. Please provide them opportunities. Please be serious in creating opportunities in agriculture and manufacturing sectors. وہ چلے گئے consumption led growth والے، وہ اپنی life enjoy کر رہے ہیں۔ شاید وہ واپس کبھی نہ آئیں۔ ہمیں ان کی برائیوں کو بھی سامنے رکھ کر اس کو ٹھیک کرنا ہوگا اور آنے والی نسل کے لیے بھی کام کرنا ہوگا۔

Mr. Chairman, I think this is a serious challenge to the Government and there is not a word about that, they should have it. There is a credible report indicating that corruption has increased in Pakistan in the democratic era. Now, this is a matter of concern because our party together with People's Party, we have fought for democracy for seven or eight years. So, we have got to give the dividend to the people of Pakistan.

لیکن اگر اس زمانے سے compare کر کے اس زمانے کو لوگ کہیں گے کہ یہ تو اور زیادہ رشوت کا بازار گرم ہوگیا ہے تو پھر ہم کہاں اپنی شکل دکھائیں گے۔ ہم لوگوں کو کس طرح satisfy کریں گے۔ Transparency International has indicated کہ 2009 کے جو 195 billion انہوں نے estimate کیا تھا corruption money کا، they have now said that in 2010 223 million ہے۔ اس میں جو main محکمے ہیں ان میں Police ہے، Water and Power کا محکمہ ہے، Land Revenue کا محکمہ ہے، Tax کا محکمہ ہے، صحت کا محکمہ ہے، جناب والا! یہ بڑی بد قسمتی ہے۔ خدا کے لیے پوری قوم کو and we offer to help the Government in formulating an aggressive policy لیکن اس کے لیے پھر all heads will role کسی کو کوئی exemption نہیں ہوگی۔ All heads will roll whosoever he is or she is اگر ہم نے corruption کو ختم کرنا ہے۔ Please, it is a bad will, it is a stigma on our political parties جب اس طرح کی reports

آتی ہیں اور کہتے ہیں جی کہ اب تو ان کا یہ حال ہوگیا ہے۔ میں humbly request کروں گا کہ
Government must resort to solve this problem.

جناب والا! اسی طرح I will not repeat because of the constraint of
time that Leader of the Opposition نے energy کی بات کی ہے اور water
shortage کی بات کی ہے۔ I think again, they are very grave, very serious
two areas کیونکہ energy mix جب تک change نہیں کریں گے ہماری بجلی کی pricing
کا مسئلہ حل نہیں ہوگا کیونکہ hydro Rs.5/- per unit ملتا ہے اور thermal almost
Rs.15/- or Rs.16/- per unit کا ملتا ہے۔ Sir, we cannot afford it. اگر ہم نے
واقعی revive کرنا ہے تو I think we have got to take an aggressive action.
It is always first step towards a long journey and that first step
must be now. Why after two or three years? ہم نے already دو یا اڑھائی
سال گنوا دیے ہیں۔ اب first step لیں for heaven's sake. Make a good
policy, energy mix policy for this country. Based on hydro, water
reservoir. وسیم سجاد صاحب صحیح کہہ رہے تھے۔ یہی آپ کا چناب دریا تھا جو 10000 cusec a
day دیتا تھا۔ now it is giving water 6000 cusec a day. انڈیا نے 345000 acre
Indus Treaty کے تحت اس چناب سے irrigate کرنا تھا وہ اب 800000 acres irrigate
کر رہے ہیں۔ ہم تو سوئے رہتے ہیں من حیث القوم۔ ہمیں پرواہ نہیں ہوتی کہ کیا ہو رہا ہے
and this can create a real trouble and energy like problem in the
next few years to come.

جناب والا! پھر VAT کی بات ہوئی۔ میں clarify کر رہا ہوں for the information
of my colleagues here. There has been certain misreporting also.
Sir, GST is in VAT mode. Again like many instances in the past, جو
ہماری negotiating teams جاتی ہیں، یا تو ان کو جلدی ہوتی ہے یا وہ سمجھتے نہیں ہیں یا ان کو
پاکستان کی تکلیف اور درد نہیں ہوتا، آنکھیں بند کرکے وہاں جا کر چیزیں مان جاتے ہیں، جن کی ضرورت
نہیں ہوتی ہے۔ جناب والا! یہ جو VAT ہم نے agree کیا ہے، اس کی ضرورت نہیں تھی۔ GST
میں جو leakages ہیں، اس میں چوریاں ہیں، اس میں certain areas ہیں جہاں پر refunds

were more than the actual collection from five areas. یہ problems ہیں۔ اگرآپ کے جسم کے کسی حصے میں تکلیف ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کو کاٹ دیں اور نیا حصہ لگوالیں۔ اس کو repair کریں۔ آپ ان خرابیوں کو دور کریں۔ آپ ان leakages کو دور کریں، ان برائیوں کو دور کریں، اس system کو revamp کریں، اس GST کو reform کریں۔ آپ نے پورے ملک کو as a consequence of bad negotiation and agreement to the IMF for VAT, you have created problem for the whole nation. All business, traders, industries, everybody up in their arms. میں سمجھتا ہوں کہ تین مہینوں میں ان کو ہمیں engage کرنا چاہیے۔ We should make them understand. بجائے ہم VAT کے نام پر GST کو effective بنائیں، اس سے same result نکلے گا۔ وسیم سجاد صاحب نے کہا کہ IMF team کہتی ہے کہ 800 ارب دیں گے۔ کوئی 800 ارب کی بات نہیں ہے۔ They started of 500 billion and when they started criticizing and giving reasons and figures, they came to 300, then to 200 billion and then to 150 billion اور جمعے کو دو وزراء سید نوید قمر اور خورشید شاہ نے مجھ سے درخواست کی کیونکہ اب اخبار میں چھپ چکا ہے، I confronted IMF team. I said you are not going to have the first phase more than 50 to 60 billion and they confirmed. جناب والا! اب یہ 50 یا 60 ارب سے کیا ہوتا ہے۔ آپ اسی کو ٹھیک کرلیں تو ہو جائیں گے۔ آپ کیوں پورے ملک کو اپنے against کرنا چاہتے ہیں اور ایک مصیبت کھڑی کرنا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا GST is in VAT mode. ہمیں اس کو حل کرنا ہے۔

آخری point جناب والا! وہ ہے fiscal discipline. Again, sir, we got to have proper discipline. پاکستان کی تاریخ میں، میرے پاس کتاب نہیں ہے، اتنی موٹی supplementary grants کی کتاب اب تک نہیں چھپی۔ آپ پورے 60 سال کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں۔ اس مرتبہ 94 billion based in the name of technical grant, there I have no objection, اگر ایک Ministry surrender کرتی ہے یا ایک Ministry کا حصہ surrender کرتا ہے تو دوسرے میں reallocate کردیں تو that is fine کہ آپ ایک طرف سے

چھوڑ رہے ہیں اور دوسری طرف سے لے رہے ہیں لیکن 370 billion کی supplementary
grant ہوئی ہے جو آپ نے expenditure budget کیا تھا اس سے آپ نے 370 ارب روپے
زیادہ خرچ کیے۔ جناب چیئرمین! This is not sustainable. It is virtually almost
12% of the whole budget of last year which we heard in this very
room اور اس پر اتنی موٹی کتاب چھپ گئی ہے۔ میں item wise detail میں نہیں جاتا، ٹائم بھی
نہیں ہے لیکن جناب

Government must announce, we are not going to resort to these damn supplementary grants unless there is an earthquake, unless there is a زلزلہ خدانخواستہ calamity. Those are the area where one does not have time to go to the Parliament.

آپ پارلیمنٹ کو contempt کے ساتھ کیوں treat کر رہے ہیں after democracy is
supplementary اتنا بڑا revived in Pakistan. Please for heaven's sake
grant, I request to the Government, the Minister of Finance that in
his winding up speech to the both Houses of the Parliament he
should commit کہ جی 2% سے زیادہ supplementary grant کو allow نہیں کریں گے۔

Sir, lastly, I will just talk about two measures, I think I have been identifying the problems and identifying the measures, but as I said we need to resort to serious austerity, cut in the current expenditure, we must focus on real sector growth, which is agriculture and manufacturing. We must try to maximize our export through making it competitive, as the Leader of the Opposition said mark up rate, utility price etc. We must make road-map to increase our tax to GDP ratio.

اس کے بغیر گزارہ نہیں ہے we will still be beggars اگر ہم نے اس کو حل نہیں کیا۔

We must give incentive to increase our investment and saving rates in this country. We must have an aggressive policy to have poverty reduction and eradication in this country in the next three years. We must focus on pro-poor growth

اگر pro–poor growth نہیں ہو گی تو خدانخواستہ we are asking for a revolution. Thank you very much.

جناب چیئر مین: شکریہ۔ مولانا عبدالغفور حیدری۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Mr. Chairman, I just need 30 second.

جناب چیئر مین: مشہدی صاحب ایک منٹ بیٹھ جائیے۔ پلیز ایک منٹ۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب والا! یہ جو پاکستانی عوام کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے، جو دکھ ہو رہا ہے، پوری پاکستانی عوام اب برداشت نہیں کر سکتی۔ آپ نے قدرتی گیس پر پانچ روپے فی ایم ایم بی ٹی یو ٹیکس بڑھا دیا ہے۔ پہلے بجلی کے بل ہم نہیں دے سکتے، گیس کے بل ہم نہیں دے سکتے۔ ہماری انڈسٹری تباہ ہو رہی ہے۔ ہمارے چھوٹے یونٹس بند ہو رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: ٹھیک ہے آپ بجٹ پر تقریر کر لیں۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب والا! بجٹ کا معاملہ نہیں ہے یہ ہماری زندگی کا معاملہ ہے۔ ہمارے لوگ ختم ہو گئے ہیں، ہماری انڈسٹری ختم ہو گئی ہے، ہمارا ٹریڈ ختم ہو گیا ہے، ہم لوگ ذہنی مریض بن رہے ہیں۔ اس کو فوری طور پر withdraw کیا جائے۔ اس کے بعد 1.77 روپے کے ای ایس سی نے تحفہ لگا دیا ہے-----

جناب چیئر مین: شکریہ، بہت بہت شکریہ۔ اب ان کا مائیک بند کر دیجیئے۔ جی عباس خان صاحب آپ تقریر کیجیئے۔ مشہدی صاحب آپ پوری speech کر لیں۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔ جب تک ہمیں تسلی نہ دی جائے کہ پاکستانی عوام کے دکھ کو کوئی سنے گا اور ظالمانہ ٹیکس نہیں لگائے جائیں گے۔ میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلے پر ایم کیو ایم کے سینیٹرز نے واک آؤٹ کیا)

جناب چیئر مین: جی عباس خان صاحب۔

سینیٹر عباس خان: جناب والا! ہم فاٹا کے اراکین بھی ایک سال سے انتظار کر رہے تھے کہ ہماری ترقی ہو گی۔ بجٹ میں ہمیں پیسا ملے گا۔ سارا ملک چیخ چیخ کر کہتا ہے کہ یہ ہو گیا ہے وہ ہو گیا ہے۔ ابھی لاہور میں دھماکا ہوا تھا تو سب نے کہا کہ یہ فاٹا سے ہو رہا ہے۔ ہم اس بجٹ کے اجلاس کے انتظار میں تھے کہ ہماری ترقی کے لیے خاص فنڈ رکھا جائے گا، فاٹا میں کچھ ہو گا۔ اس بجٹ اجلاس میں ہمارے ترقیاتی فنڈز زیادہ کرنے کی بجائے کم کر دیئے گئے ہیں۔ یہ کیوں کیا گیا ہے؟ اگر ہمیں رقبے کے لحاظ سے دیکھا جائے، آبادی کے لحاظ سے دیکھا جائے، کسی بھی لحاظ سے دیکھا جائے ہمارے فنڈز کیوں کم کئے گئے ہیں۔ جب تک ہمارے فنڈز پورے نہیں ہوتے۔ وہاں پر اس پیسے کے لیے اور باقی ملکوں سے پیسے لینے کے لیے جب تک احتساب کا سسٹم نہیں بنتا۔ ہمارے فاٹا کے تمام سینیٹرز چاہے وہ کسی بھی پارٹی سے ہوں وہ پورے سیشن کا بائیکاٹ کریں گے۔ جب تک ہمارے مطالبات پورے نہیں ہوتے۔

(اس مرحلے پر فاٹا کے سینیٹرز حضرات نے واک آؤٹ کیا)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ بجٹ پر تقریر کرنی چاہیے، یہ ان کا حق ہے۔ جی میر حاصل بزنجو صاحب۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: شکریہ جناب چیئرمین! آپ نے مجھے بجٹ پر بولنے کا موقع دیا۔ اسحاق ڈار صاحب اور لیڈر آف دی اپوزیشن کی تقریریں بہت ٹیکنیکل اور بہت اچھی تھیں۔ بجٹ میں واقعی بولنا بھی انہی لوگوں کو چاہیے۔ جب ہم بولیں گے تو اس میں معاشیات کم سیاسیات زیادہ ہو گی۔ میں پہلے تو یہ دعا کروں گا کہ یہ وزیر خزانہ جس کے متعلق سنا ہے کہ اچھا آدمی ہے۔ میرا کوئی تجربہ نہیں ہے، ملاقات نہیں ہے، سنا ہے اچھا آدمی ہے، سنا ہے ایماندار آدمی ہے۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ اگلا بجٹ بھی یہی پیش کریں۔ میرا اندازہ یہ ہے کہ شاید اگلے بجٹ میں یہ نہ ہوں، مجھے خطرہ ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اپنی تقریر جاری رکھیئے۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ جس ملک میں، جس کے تمام بڑے ادارے، جن کو قومی ادارے کہا جاتا ہے، چاہے وہ پی آئی اے ہو، چاہے وہ ریلوے ہو، چاہے وہ واپڈا ہو یا اس سے related دوسری بڑی بڑی organisations ہوں اس وقت practically Finance Minister نے کھڑے ہو کر کہا ہے کہ I agree یہ سب loss میں جا رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! دوسری اہم بات جو یہ سرکار پھر agree کر گئی ہے کہ جو ٹیکس collection ہے، جو

target ہے، جو ٹیکس چوری ہے اس کو روکنے میں ہم ناکام ہو چکے ہیں۔ ہمارا جو ٹیکس collection کا ٹارگٹ ہے ہم اس تک نہیں پہنچے۔ اب مجھے کوئی یہ سمجھائے کہ جس ملک میں ٹیکس collection میں total failure ہو اور اس کے تمام ادارے بشمول سٹیل مل جو بند ہونے جا رہی ہو، اس ملک میں اگر بجٹ آئے گا تو وہ بجٹ کہاں سے آئے گا۔ جناب والا! یقیناً آپ کو آئی ایم ایف کے پاس جانا پڑے گا یا پاکستان کے غریب اور عام لوگوں پر ٹیکس لگا کر قیمتیں بڑھا بڑھا کر آپ اپنا بجٹ پیش کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت جو بجٹ پیش کیا گیا ہے، جو figure آپ کے پاس ہے یہاں عوام کا خون چوس چوس کر یہ پیسا جمع کیا ہے اس میں ہماری حکومتوں کا کوئی contribution نہیں ہے۔ اگر ہماری حکومتوں کا کوئی contribution ہے صرف عام آدمی کو، عام انسان کو، غریب کو لوٹنے کے سوا کچھ نہیں کیا۔

جناب چیئرمین! کہنے کو پاکستان سب سے بڑا زرعی ملک ہے مگر گندم کے لیے، ایک تھیلا آٹے کے لیے پورا گھرانہ ترس رہا ہے۔ لوگوں کو ایک تھیلہ آٹا نصیب نہیں ہو رہا ہے اور ہم دعویٰ کر رہے ہیں کہ ہم بہت بڑے agriculturists ہیں۔ میں اسحاق ڈار صاحب سے agree کرتا ہوں کہ جس قسم کے حالات ہیں، جس قسم کے crisis ہیں، جس قسم کی مشکل میں یہ economy اور ملک ہے، اس بجٹ تقریر میں اس کو fight کرنے کے لیے political will نظر نہیں آئی۔ کہیں بھی یہ نظر نہیں آتا کہ ہم اس مشکل کا، اس تکلیف کا مقابلہ کیسے کریں۔ ہمارا ایسا کوئی اقدام نظر نہیں آتا جس سے ہم کہیں کہ اگلا سال بہتر ہو گا، اگلا بجٹ بہتر ہو گا، اگلی مرتبہ صورت حال بہتر ہو گی۔ ہمیں جو کچھ نظر آ رہا ہے کہ اس وقت جو real calculations ہیں کہ اس ملک میں غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزارنے والے لوگوں کی تعداد 50% ہے۔ یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ ان کے ماہرین کہہ رہے ہیں، پاکستان کے experts کا کہنا ہے کہ غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزارنے والوں کی تعداد 50% کے قریب ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ اس ملک کے 50% لوگوں کو کھانے کے لیے کچھ نہیں مل رہا ہے۔ مجھے کوئی ایسا قدم بتائیں کہ ہم اس کا مقابلہ کرنے کے لیے کچھ کر رہے ہیں؟ یہ حالت ہمارے اس ملک کی ہے جس کو ہم زرعی ملک کہتے ہیں، جہاں پر 75% لوگوں کی زندگیوں کا دارومدار زراعت پر مبنی ہے، وہاں پر یہ صورت حال ہے کہ ان کو آٹا تک نہیں ملتا۔

جناب والا! اس وقت سب سے بڑی چوریاں بنکوں کی ہوئیں، ہمیں روز ایک list مل جاتی ہے کہ اتنے لوگ defaulters ہو گئے ہیں، اتنے لوگوں کو اس حکومت نے معاف کر دیا ہے۔ ہمارے

پاس کوئی ایسا programme نہیں ہے کہ آیا ان لوگوں سے پیسے واپس لیے جائیں گے یا نہیں۔ کیا یہ قرضے کبھی واپس ہوں گے یا نہیں ہوں گے؟ جنہوں نے اس ملک کو لوٹا، کیا اب وہ پیسے واپس دیں گے یا نہیں دیں گے؟ میں ایک دن نواز شریف صاحب کی statement سن رہا تھا، وہ کہہ رہے تھے کہ لوگوں نے کہا کہ ہم defaulters ہیں، ہم نے قرضے لیے ہیں، ہم default کر گئے ہیں، ہمارے پاس قرضے واپس کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے، مگر ان کی کوٹھیاں بڑھ گئی ہیں، ان کی کاریں بڑھ گئی ہیں، ان کا standard of life بڑھ گیا ہے مگر وہ default کر گئے ہیں اور وہ نقصان میں ہیں۔ وہ کیوں نقصان میں ہیں کیونکہ انہوں نے پاکستان کے عام آدمیوں کا خون چوسا اور بنکوں سے قرضے لے کر ہڑپ کر گئے ہیں۔ ان کو پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ اس وقت بھی اس حوالے سے کوئی ایسی چیز نظر نہیں آ رہی کہ یہ قرضے کبھی واپس بھی ہوں گے۔

جناب والا! بے روزگاری کے حوالے سے جو real figures آئے ہیں ان کے مطابق پاکستان میں اس وقت بے روزگاری 70% سے بھی اوپر جا چکی ہے۔ کسی کے پاس کوئی ملازمت نہیں ہے، آپ کی تمام صنعتیں یا ادارے جن سے employment generate ہوتی ہے وہ یا تو بند ہو چکی ہیں یا ختم ہو چکی ہیں۔ جناب والا! بلوچستان کے حوالے سے میں آپ سے کئی مرتبہ ذکر کر چکا ہوں، اس وقت بلوچستان کی total agricultural ٹیوب ویلوں پر مشتمل ہے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ہفتے میں صرف چار گھنٹوں کے لیے بجلی آتی ہے۔ اگر ایک گھنٹہ روزانہ بجلی آتی ہے تو لوگ ان ٹیوب ویلوں سے صرف اپنے استعمال کے لیے پانی جمع کرتے ہیں، جبکہ پانی نہ ہونے کی وجہ سے زراعت ختم ہو چکی ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ پورے صوبے کی زراعت ختم ہو چکی ہے اور آپ کے figures ہیں کہ ہماری economy بہتر ہونے جا رہی ہے۔ وزراء نے کہا ہے کہ ہم اپنی 10% تنخواہ کم کریں گے۔ جناب چیئرمین! میری Finance Minister سے صرف یہ درخواست ہے کہ ان سارے وزیروں کی تنخواہوں کو تین سو گنا بڑھا دیں مگر ان کو بولیں کہ چوری نہ کریں، آپ لوگ چوری کرنا چھوڑ دیں، تین سو گنا تنخواہیں بڑھا لیں، اس 10% سے کیا فرق پڑتا ہے۔ جب تک آپ اس بیماری کو properly address نہیں کرتے ہیں، اس corruption کو نہیں روکتے ہیں، 10% تنخواہ دیں یا نہ دیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ کتنے وزراء ہیں، ہمارے لیے یہ شرم کی بات ہے کہ جس ملک میں 50% لوگوں کے پاس آٹا نہیں ہے، اس ملک میں ہم لوگوں نے آدھی قومی اسمبلی کو وزیر بنایا ہوا ہے۔ اس کا ہمارے پاس کیا جواز ہے؟ ایک تو وزیر پھر اس کا protocol, پھر اس کے سپاہی، personal guards اور اس کے بعد حکومت کے فراہم کردہ, guards پورے اسلام آباد میں hooters کی آوازوں کے علاوہ کچھ نہیں ملتا، کبھی کوئی وزیر کہیں سے گزر رہا ہوتا ہے تو کبھی کوئی وزیر کہیں سے آرہا ہوتا ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں ہے۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ جب تک آپ اس ملک میں corruption کو properly address نہیں کریں گے، corruption کو ختم نہیں کریں گے، اس وقت تک کچھ نہیں ہو گا۔ میں نے پہلے بھی اپنی ایک تقریر میں کہا تھا کہ اس ملک کی سب سے بڑی بد قسمتی یہ ہے کہ اس ملک کی تباہی میں سب سے زیادہ پڑھے لکھے اور تعلیم یافتہ لوگ شامل ہیں، چاہے وہ سیاسی لوگ ہوں، چاہے وہ جنرل ہوں، چاہے وہ ججز ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں ایوان بمع حکومت اگر corruption کے خلاف جنگ کریں گے تو اس ملک کو بچائیں گے، اگر آپ لوگ اس کے ساتھ fight نہیں کر سکے تو آپ لوگوں کا حال انڈونیشیا سے بد تر ہو گا۔ ہر غریب آدمی ہر امیر کے گھر میں گھس جائے گا پھر جو کچھ وہ کریں گے تو آپ لوگوں کو یاد آئے گا کہ ہم نے چوری کیوں کی تھی؟

جناب والا! مزدوروں کے لیے بہت کچھ کیا گیا، ان کی تنخواہ کو چھ ہزار سے بڑھا کر سات ہزار کر دیا گیا۔ آپ نے بجٹ سے دو دن پہلے تمام چیزوں کی قیمتیں بڑھا دی ہیں۔ اس کے لیے ایک ہزار روپے کا اضافہ کرنے سے اس کی زندگی میں تو کوئی فرق نہیں پڑا ہے۔ اس بجٹ تقریر میں ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے ایک project کا directly ذکر کیا ہے کہ خوشاب، گوادر، رتوڈیرو سڑک دوسو یا چار سو کلومیٹر مکمل ہو گئی ہے۔ کہیں ایک جگہ پر بھی یہ سڑک پچاس کلومیٹر سے زیادہ مکمل نہیں ہے، یہ project سات سالوں سے شروع ہے، اس کو تین سال میں مکمل ہونا تھا، اب بھی آئندہ پانچ سالوں تک اس کے مکمل ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ آپ نے اتنی بڑی investment کی، آپ نے Gwadar Port بنائی اور اس کے بعد اس کو بند کر دیا گیا۔ آپ نے بائیس، پچیس ارب روپے دریا میں پھینک دیے اور اب آپ خاموشی سے بیٹھے ہیں، اس منصوبے کی تکمیل کے حوالے سے یہاں پر کوئی چیز نظر نہیں آرہی ہے۔ جناب والا! سوال یہ ہے کہ اس طرح آپ اس ملک کے پیسے ضائع کرتے رہیں گے، اس ملک کے پیسوں کو اس طرح دریا میں پھینکتے رہیں گے تو پھر کہاں سے ترقی ہو گی؟ ہم نے صوبوں کو NFC Award میں بہت کچھ دیا ہے، ہماری اطلاع یہ ہے کہ PSDP میں 30% سے زیادہ کی کٹوتی ہو چکی ہے۔ 30% سے زیادہ کی جو allocations ہوئی ہیں ان میں 30% سے زیادہ پیسا نہیں دیا جائے گا۔ سوال یہ ہے کہ آپ کی development کہاں سے ہو گی؟ آپ جو کھانیاں لوگوں کو

سنا رہے ہیں، وہ تو تیاری کریں گے کہ آپ نے اتنے ارب روپے دیے ہیں، معلوم ہوا کہ پانچ ارب روپے کی بجائے آپ ان کو ڈیڑھ ارب روپے دے رہے ہیں تو پھر ان programmes کا کیا ہو گا؟ ان کی schemes کا کیا ہو گا؟

جناب والا! آخر میں Benazir Income Support Programme کے حوالے سے کہوں گا کہ غریبوں کو پیسا دینا اچھی بات ہے، ان کو ایک ہزار نہیں دو ہزار دیں بلکہ دس ہزار دیں مگر کوئی ایسا کام کریں جو غریبوں کی زندگیوں میں تبدیلی لائے۔ میں کوئی expert نہیں ہوں، میں اس کے متعلق زیادہ نہیں جانتا مگر میری اطلاع یہ ہے کہ اس قسم کے programmes جہاں جہاں بھی چلے ہیں ultimately وہ failure میں گئے ہیں، ان کو بند کر دیا گیا۔ اس کو revise کیا جائے، اس پر سوچا جائے کہ آیا یہ کامیاب programme بھی ہے کہ نہیں؟ اگر یہ کامیاب programme نہیں ہے تو پھر اسے روکنا پڑے گا۔ میں اسحاق ڈار صاحب سے----- کہ ہمیں defence budget بڑھانے کی ضرورت ہے۔ آپ نے defence budget بالکل بڑھایا ہے کہ war on terror ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ اس defence budget کو آپ جتنا بڑھائیں گے، اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ defence budget کو کم کیا جائے۔ اگر defence budget کم نہیں کیا جاتا ہے تو اس بات کو ensure کیا جائے کہ defence میں جو کرپشن ہوتی ہے، اس کو بھی روکا جائے گا۔ کرپشن صرف سول سوسائٹی میں نہیں، فوج میں بھی ہو رہی ہے۔ اس کو بھی روکنے کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو ہمیں seriously address کرنا چاہیے۔ کیا اربوں روپے جو ہم unaccountedly دیتے ہیں، ان کا کیا ہوتا ہے، وہ کس طرح خرچ ہوتے ہیں، اس کا ہمارے پاس کوئی account نہیں ہے. we have to do. یہ پارلیمنٹ کی ذمےداری بنتی ہے کہ وہ defence budget کو بھی اسی طرح scrutinize کرے، جس طرح وہ اس بجٹ کو کرتی ہے۔

آخر میں، میری درخواست ہو گی، جیسا اسحاق ڈار صاحب نے کہا کہ political will ہی تمام چیزیں ٹھیک کر سکتی ہے۔ کوئی Finance Minister, finance expert کسی چیز کو ٹھیک نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی کسی چیز کو صحیح کر سکتا ہے تو وہ political will کرتی ہے اور political leadership کرتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی top کی جتنی leadership ہے، جو اب حکومت میں ہیں یا آنے والے وقتوں میں حکومت میں ہوں گے، ان کو بیٹھنا ہو گا اور بیٹھ کر ان کو ایک لائحہ عمل طے کرنا ہو گا کہ how to save this country اور اسحاق ڈار صاحب جسے انقلاب کہتے تھے، میں

اسے انارکی کہتا ہوں۔ That is not revolution, that is anarchy. اس انارکی کو روکنا ہو گا۔ اگر اس غربت، کرپشن، گند کو ہم نے نہیں روکا تو ایسی انارکی پھیلے گی، جس سے نہ ہم بچ سکیں گے، نہ یہ ملک بچ سکے گا، نہ ہی یہاں کا امیر طبقہ بچ سکے گا اور کوئی سفید پوش یہاں گھوم نہیں پائے گا۔
Thank you very much.

جناب چیئرمین: Thank you. عبدالرحیم مندوخیل صاحب! آپ؟ آپ کل تقریر کریں گے۔ ٹھیک ہے، کوئی بات نہیں۔ ہارون صاحب! آپ؟ جی۔

سینیٹر ہارون خان: شکریہ جناب چیئرمین۔ میں نے کافی points تیار کیے ہیں اور میرے بہت ہی senior parliamentarian اسحاق ڈار صاحب جو professional economist بھی ہیں اور politician بھی ہیں، انہوں نے اتنی comprehensive speech کی ہے کہ there is not much left but in any case میں نے دیکھا ہے کہ House میں interest بھی تھوڑا کم ہوتا جارہا ہے۔

جناب چیئرمین: آج تو پہلا دن ہے۔

سینیٹر ہارون خان: آج پہلا دن ہے but I will try to make it a little bit interesting and I will need a little bit more than my normal allocated time.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

Senator Haroon Khan: Mr. Chairman, I will start with a quote from a book that was published in 2008. The name is ‘‘Ascent of Money’’ by Niall Ferguson. Very briefly he says ‘‘behind each great historical phenomena lies a financial secret’’. It is an interesting fact he says ‘‘the problems of the French monarchy could not be resolved without a revolution because a convicted Scot man who was a murderer had wrecked the French financial system by unleashing the first stock market bubble burst’’, this is what triggered the French revolution. The 2nd important point that is the only one I am going to tell about that book, it says ‘‘it was

financial folly, a self destructive cycle of default and devaluation that turned Argentina from the world's 6th richest country in the 1880's into the inflation ridden basket case of 1980's''.

آپ دیکھیں کہ ہر بڑے ملک کے پیچھے بھی ایک economy کی کہانی ہوتی ہے۔ سنگاپور، ملائشیا، جنوبی کوریا، جاپان، چین اور ہر disintegration کے پیچھے بھی ایک economic کہانی ہوتی ہے۔ Soviet Empire had more nuclear weapons than America. They had more conventional weapons than America but still their economy could not sustain them and when they fell, they fell like a house of cards. That is the importance of economy in today's world. میرا خیال ہے کہ میرے colleagues کو اس میں تھوڑا سا interest لینا چاہیے۔ A lot of figures are floating in the air for the last one week. The figures came out of the Economic Advisory Council, then they came out of the Economic Survey, then they came out of the budget speech and then they came out of the budget document and I think for a lay man now figures don't make any sense but still you can't judge the economic performance of a government without quoting certain figures. I will try to avoid repetition because my very senior colleagues have covered a lot. GDP growth, we have all said the way the figure of 4.1 was introduced in the last two weeks before the budget, it was sort of dubious rise from the start because simple سی چیز ہے کہ اگر 4.1 ہوتا تو ہمارا first quarter, second quarter, third quarter ختم ہوا، ہمیں پتا چلنا چاہیے تھا the world was saying, Pakistan was saying that we are going to be between 3 and 3.3% اور اگر آپ Economist magazine میں دیکھیں کہ economic intelligence units are predicting, still predicting 2.9% growth ڈار صاحب نے ذکر کیا کہ انہوں نے پچھلے سال کا 2% figure سے 1.2 کیا تھا، .8% بڑھا کر کر دیا۔ میں اس سے بھی پیچھے جاتا ہوں۔ اس سے پیچھے بھی انہوں نے 2007 and 2008 میں جو figure ہے وہ 5.8% GDP growth جو پچھلی گورنمنٹ

چھوڑ کر گئی تھی 4.1% پر لے کر آئے مطلب reduce 1.7% کیا۔ اگر آپ وہ figure نہ reduce کریں، 1.7% وہ لیں اور 8%. یہ لیں، اگر آپ وہ اس میں سے نکال دیں تو 2.5% that is اگر آپ 2.5% نکال دیں تو آپ کی 1.6% growth سے above ہوتی ہے۔ That is a serious problem اب یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ What is the explanation that the government has given کہ growth اتنی ہو گئی۔ وہ کہتے ہیں 15% construction grow ہوتی ہے۔ Construction کا element آتا ہے سروسز میں، that grew at a rate of 15% میں نے جا کر بجٹ کے documents میں دیکھا تو ہماری steel production in Pakistan significantly went down last year by about 30% because the Steel Mills and other mills, پاکستان میں steel production down 30% ہے۔ میں نے سوچا شاید امپورٹ زیادہ ہو گی۔ جب میں نے import figures دیکھے تو import figures have come down this year from 93 billion rupees to 92 billion کوئی construction سٹیل کے بغیر نہیں ہوتی۔ اگر 15% construction بڑھی ہے تو where was the steel? Where they get the steel from? یہ back نہیں کرتا۔ اس کے علاوہ construction is directly linked with the public sector programme. ہمیں پتا ہے کہ public sector development programme فیڈرل گورنمنٹ کا جو ہے، چار سو پانچ ارب روپے سے گر کر تین سو تیس ارب روپے پر آیا ہے۔ کیا اس کا effect نہیں ہوا؟ Imagine کریں کہ اگر چار سو پانچ ارب روپے ہوتا تو کیا construction تیس فیصد بڑھ جاتی؟ There is something wrong. دوسری بات وہ کہتے ہیں کہ GDP بڑھا ہے کہ suddenly they found کہ لائیو سٹاک، بکرے بھینسیں وغیرہ، suddenly بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ یہ figure اور پچھلی حکومت نے بھی کیا ہے۔ ہمیشہ جو reliance ہوتی ہے وہ ایسے figures پر ہوتی ہے، they cannot be quantified. ایک main چیز ہے۔ آپ اپنا GDP growth دیکھیے اور اسے compare کریں اپنے regional growth سے۔ مجھے ابھی تک یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ ہم اڑھائی سال سے کہہ رہے ہیں کہ exogenous shocks پاکستان کو ملے، جس کی وجہ سے ہماری یہ حالت ہوئی۔ Exogenous shocks چین میں بھی ملے، وہ انڈیا میں بھی ملے، وہ سری لنکا میں بھی ملے، وہ بنگلہ دیش میں بھی ملے لیکن نہ ہی ان کا روپیہ اتنا devalue ہوا ہے چالیس فیصد، نہ ہی ان کی اتنی inflation ہوئی، ہماری

بائیس فیصد اور اب تیرہ فیصد، تقریباً accumulative 40% کے قریب ہے اور نہ ہی ان کا GDP
growth اتنا hit ہوا۔ ابھی بھی آپ اس سال کا GDP growth لے لیں، اگر ہم ان کے figures بھی
مان لیں 4.1% تو ہم اپنے region میں lowest ہیں۔ India is 8%, China is 10%, Sri
Lanka is 6%, Bangladesh is 6%. There is something wrong in the
way we have handled economy. Inflation کی بات ہوئی Mr. Chairman, I
will very briefly go over that گورنمنٹ نے کچھ efforts کیں۔ پچھلے سال کا ہمارا CPI
بائیس فیصد تھا۔ اس سال it is going to have a 12% but the concern, the
worrying factors is کہ یہ inflation, year on year اکتوبر میں 8.9% سے گر کر دوبارہ
چڑھنا شروع ہو گیا ہے۔ So either this is a second round of inflation جب
تنخواہیں وغیرہ بڑھانے لگتے ہیں یا جو بھی چیز وہ کر رہے تھے، they have reached a peak
and now they have lost the effect of it. اس وقت April میں جو inflation last
recorded ہے، that is 13.3% اب وہ کہہ رہے ہیں کہ اگلے سال میں we are going to
end up with 9 ½ per cent, if they want to achieve that تو 13% نیچے جائے
گا، 9 پر اور نیچے جائے گا اور 5 پر جائے گا اور ہم اگلے جون میں 5 to 6% inflation پر ہوں گے تو
تب 9% average آئے گی اور سارا بجٹ inflation کو مدنظر رکھ کر بنایا جاتا ہے so, 9% is
very difficult target to achieve. جب انہوں نے specially power rates بڑھانے
ہیں، by all accounts subsidies ختم ہو گئی ہیں، اگر انہوں نے subsidy ختم کرنی ہے تو
20 سے 25% power rates بڑھیں گے، آپ کا خیال ہے کہ 20 سے 25% power rates بڑھا
کے اگلے جون تک inflation 5% ہو جائے گی تو that is a factor which will be very
difficult to achieve. The other thing is that دنیا research cycle سے نکل کر
اب recovery کی طرف جا رہی ہے اور consumptions بڑھیں گی، آپ کا یہ inflation factor
ہوا ہے جب دنیا پچھلے دو سال سے ایک deep recession میں گری ہوئی ہے تب ہم سے inflation
control نہیں ہوئی۔ اب جب commodity prices بڑھیں گی and specially like India
and China which is 1/3rd population of the world population, India is
going at 8%, China is going at 10% تو دنیا کی 1/3rd population 8 to

10% grow کرتی ہے تو consumption بڑھتی ہے، commodities کی consumption بڑھتی
ہے، petrol کی consumption بڑھتی ہے۔ Petrol prices are also likely to move
up because in an era of deep recession, petrol prices have
fluctuated around 75 to 80 dollar when the demand of that
increases, this is going to go up, so, this is the target which
Government will not be able to achieve. Mr. Chairman, exports, the
Government has done little bit better in that, پہلے دس مہینوں میں 8% بڑھی
ہیں but میرا جو mainly concern ہے، mainly low value added textile میں بڑھی
ہے، yarn and cotton میں بڑھی ہے، ہمیں اپنے value added sector کی exports کو
بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئیے، اس کے لیے Government کو initiatives لینے چاہییں۔ میں export
پر بتانا چاہتا ہوں کہ trade deficit, looking at the budgetary figures, ہمارا
neighbour سے trade deficit is certainly increasing, you will be surprised
to know that India کے ساتھ ہمارا trade deficit 607 billion dollar ہے اور یہ ایک
سال میں 10 billion dollar بڑھا ہے، مطلب یہ ہے کہ ہم export بند کرتے ہیں، اس میں input
بہت زیادہ کر رہے ہیں۔ ہمارا اور China کا trade deficit 1.62 billion dollar ہے اور ایران
کا I don’t know, there is a report in the paper which I read, I don’t
know whether it is right or wrong but وہ کہتا ہے کہ ہمارا ایران سے trade deficit
ایک سال میں 230 million dollar سے 700 million dollar ہو گیا ہے
whereas this trade deficit with our neighbours is another concern.

جناب چیئرمین! اب revenue collection پر آجائیں، اس سال کا بڑا aggressive
target 1380 billion روپے تھا، اگلے سال 1667 billion, this is almost about 300
billion more, اگر آپ inflation لگائیں اور آپ GDP growth لگائیں تو they should
normally end up with an increase of 200 billion, مطلب یہ ہے کہ 1580
billion روپے inflation and GDP growth کو دیکھتے ہوئے، ان کے پاس آجانے چاہییں۔ یہ جو
extra 100 billion ہے، again this will be a big challenge اور آپ جتنی

taxation زیادہ کرتے ہیں، سب نے باتیں کی ہیں کہ وہ consumption پر بھی لگے گا اور غریب آدمی بھی affect ہو گا لیکن اتنی چوری بھی بڑھ جاتی ہے اور جب چوری بڑھتی ہے تو collection زیادہ ہوتی ہے because پچھلے دس سالوں میں اور by lowering the taxation collections بڑھی ہیں۔ آپ جتنی زیادہ taxation کر رہے ہیں، آپ جب تک لوگوں کو tax net میں نہیں لائیں گے، آپ جب تک documentation نہیں کریں گے، آپ جب تک ان لوگوں کو نہیں پکڑیں گے جو اسلام آباد میں 5000 dollar per month کرایہ لیتے ہیں اور tax نہیں دیتے یا بڑی بڑی گاڑیاں چلاتے ہیں اور tax نہیں دیتے تب تک آپ کے یہ targets achieve نہیں ہو سکیں گے۔

جناب چیئرمین! public debt پر بات ہوئی ہے، I fully agree with Dar sahib, I think that is the serious most concern that this Government should have, I think, we have reached about 100 billion dollars جو translate ہوتے ہیں close to 9 trillion rupees and we are coming close to 60% of the GDP which is the limit set in the Debt Limitation and Fiscal Responsibility Act, so, we go and violate the act, if it cross the 60%. Foreign investment has come down, ایک چیز کہ per capita income ہے، economists بیٹھے ہوئے ہیں، I do not understand why per capita income has come down, in the budget, it is reported, it has come down from 1071 dollars to 1051 dollars, I do not understand that because if your GDP has gone up by 4.1%, if your population is growing at 2% and if your inflation is at 12% and if your devaluation is around 4% then I am surprised that per capita income has come down by 2%, I mean all likelihood, it should have slightly gone up تو یہ ایک figure ہے. which I cannot understand

The twin deficits, the fiscal deficit and current account deficit, fiscal deficit has gone up and it is a concern because it has gone up not because you collected less money because 1380 ارب روپے FBR کا target تھا، I think, they are going to end up about 1360 ارب روپے تو 20 ارب کا فرق پڑا۔ But fiscal deficit went beyond our

expectation and beyond the target because our expenditures were too much, that is a concern, that means, we borrowed more money and use that money in unproductive expenditures and that is a deadly thing because Mr. Chairman, اگر business میں آپ loan لے کر اخراجات پر لگا دیں تو اس business کا دیوالیہ ہو جاتا ہے، اسی طرح آپ loan لے کر ملک میں اپنے اخراجات پر لگا دیں گے، اپنی luxury پر لگا دیں گے تو ملک کے بھی دیوالیہ ہونے کے chance ہوں گے، the loan has to be put into productive activity.

Poverty reduction ایک بڑی controversial چیز ہے and there are a lot of numbers but ایک World Bank number نے بھی 2005–06 میں approve کیا یا accept کیا، وہ poverty 22% تھی۔ موٹی موٹی چیز یہ ہے کہ شوکت ترین صاحب نے پچھلے سال اپنی speech میں یہ کہا تھا کہ poverty بڑھ گئی ہے، 40% ہو گئی ہے۔ میں اس طرح دیکھتا ہوں کہ پچھلے سال سے اس سال تک inflation بھی 12% ہوئی ہے، unemployment بھی بڑھی ہے، per capita income بھی بڑھی ہے تو 40% poverty سے بڑھی ہے، کم نہیں ہوئی جب بھی وہ figure آئے گا تو آپ وہ دیکھیں گے۔ یہ بجٹ کی بات briefly ہو گئی ہے۔

اچھا، challenges کیا ہیں؟ what are the challenges ahead, I think, there are nine main challenges regarding the economy which effect the economy. پہلا challenge energy ہے، lot of debates have been taken place on that, سب سے بڑا circular debt problem ہے۔ میں آپ کو چیزیں بتانا چاہتا ہوں، ہوتا کیا ہے کہ PEPCO owes money to IPPs, IPPs owe money to PSO, PSO in turn owes money to the refineries and the refineries owe money to OGDCL. اب اس سارے process میں کیا ہوا ہے کہ جب end میں OGDCL آیا، اس کے پاس cash flow shortage ہوئی تو اس کی exploration hit ہوتی ہے اور آپ نے دیکھ لیا ہے کہ بجٹ کے documents میں جو total new wells تھے، وہ اس سال میں پچھلے سال سے کم تھے، آپ کی exploration has come down by 20%. اچھا، in the refineries process میں کیا ہوتا ہے، پاکستان میں جو refineries بنی ہیں، ان کی capacity 90 to 95% تک جا سکتی ہیں but refineries today are running at a capacity

of 60 to 65%. اس سے کیا ہو رہا ہے، آپ oil import زیادہ کرتے ہیں، اس میں ایک imported mafia ہے جو بڑے پیسے کماتا ہے، وہ بہت خوش ہے لیکن پاکستان کا foreign exchange ضائع ہو رہا ہے، اب یہ سارا ایک مسئلہ ہے، اس میں KESC کا ایک بہت بڑا problem ہے، Mr. Chairman, you will be surprised that KESC owes 65 billion rupees to PEPCO and OGDCL combined اور اس وقت they are in the money making game, KESC’s experiment has failed. جو پہلی party آئی تھی، وہ بھی غلط آئی تھی، وہ پیسے کما کر چلی گئی اور یہ دوسری party آئی ہے، یہ بھی غلط ہے، they have no interest in Pakistan, they are making money, ان کی ایک اور بات ہے کہ ان کی 2200 megawatts capacity ہے جب ان کے لیے furnace oil خریدنا مہنگا ہو جاتا ہے تو یہ 600 megawatts PEPCO سے خرید لیتے ہیں اور ان کو پیسے نہیں دیتے اور ان کی اپنی capacity unutilized رہتی ہے، پاکستان کے پورے system سے 600 megawatts نکال لیتے ہیں which is really affecting and adding on to the load shedding but nobody can touch them, that is the problem. So, I seriously believe that آپ جب تک circular debt کا مسئلہ ٹھیک نہیں کریں گے، آپ جب تک PEPCO کی bleeding ٹھیک نہیں کر سکیں گے، آپ جب تک KESC کو ٹھیک نہیں کر سکیں گے، یہ problem ٹھیک نہیں ہو گا، اگر آج آپ کا circular debt جتنا بھی ہے، 200 billion or 150 billion ہے، اس کی pumping کر بھی دیتے ہیں پھر بھی PEPCO and KESC کی bleeding کی جائے گی۔

آپ دیکھیں کہ PEPCO کا کیا مسئلہ ہے، ہمارا energy mix expensive ہو گیا ہے لیکن آپ کے پاکستان میں line losses ہیں between different generation companies, their range is between 11%, the best case in Islamabad, to 38% in HESCO. میں آپ کو یہ case بتاؤں کہ HESCO میں 38% line losses ہیں، مطلب یہ ہے کہ جتنی بجلی release کر رہے ہیں، اس میں سے 62% کو صرف bill کر رہے ہیں اور آپ جو bill کرتے ہیں، اس میں سے صرف 68% recover کر رہے ہیں، مطلب یہ ہے کہ آپ HESCO میں جتنی بجلی بیچ رہے ہیں، آپ کے پاس اس میں سے 40% کے پیسے آ رہے ہیں، باقی نہیں آ رہے and the

Government knows about that, ہمیں یہ figures PEPCO نے نہیں دیے ہیں and
why is the Government not doing anything, where is the political will
تو جب تک آپ کی political will نہیں ہو گی کہ آپ HESCO اور باقی جگھوں کو clean up نہیں
کریں، جب تک آپ کی یہ political will نہیں ہو گی کہ آپ line losses کو ٹھیک نہیں کریں
گے، یہ مسئلہ ٹھیک نہیں ہو گا and that is a serious challenge for the
government which I do not see any ray of hope in being resort.

Mr. Chairman, we know all about it, all I can say
جب ہم نے 60's and 70's میں منگلا ڈیم اور تربیلہ ڈیم بنایا تھا، اس کے آپ نے results دیکھ
لیے تھے، Pakistan have started becoming prosperous, اس پانی نے ہمیں بڑا
advantage دیا، ہماری agriculture کو advantage دیا لیکن اس کے بعد سے ہمارا کوئی mini
dam نہیں بنا، ایک decade میں کم از کم ایک mini dam بننا چاہیے تھا۔ اب ہم دو تین dams
کے پیچھے آئے ہیں، یہ بھاشا، بنجی اور داسو ڈیم I think that we should really go and
work on it on war footing and allocate more resources but I don't
see that resources اور جو resources allocate ہوئے ہیں وہ بہت تھوڑے ہوئے ہیں۔

انرجی کی بات ہو رہی ہے۔ NLG کی transparency بڑی important ہے، ہم نے
پورا ایک سال ضائع کر دیا، وہ case گیا، سب کچھ ہوا but I recommend that the
government should pursue this, this is important. آج کل دنیا میں recession
ہے، recession کی وجہ سے آپ کو NLG مل جائے گی، سال دو سال بعد آپ کو یہ NLG بھی نہیں ملے
گی because China, India and Australia جیسے لوگ already NLG کی fields پر جا کر
ان کے reserves خرید رہے ہیں۔ Iran now has almost signed contracts, I
think the target date should be made. اب اس میں ایک اور problem ہے
which is a new thing کہ یہ جو ساری NLG کی gas ہو گی یا ایران کی pipeline gas
ہو گی this is very expensive, this is like 78% to 80% the price of
crude oil, its link to that price. So, this cannot be sold to the
consumer because it is too expensive, they cannot afford it, اگر وہ آج

خریدیں گے تو this will be like 8 to 9 rupees, they can pay for that. اس
سے صرف بجلی بننی ہے۔ چار پانچ سال میں یہ چیزیں آنی ہیں لیکن ہمارا کوئی plan نہیں بنا، کبھی
گورنمنٹ نے کوئی ایسا tender نہیں کیا کہ آپ ہمیں آکر بتائیں کہ کون کون یہ power plants
لگانا چاہتا ہے کہ جن کو ہم NLG دیں گے یا جن کو Iranian pipeline سے gas دیں گے، وہ ابھی
نہیں ہو رہی، جب وہ آجائے گی اس کے بعد پھر ہم بھاگیں گے، then we would have a
wastage of 4 to 5 years again.

Water is a serious concern in Pakistan, we know the figures
کہ پہلے 5000 cubic meter per capita اب ہزار رہ گیا ہے اور آگے چار پانچ سالوں میں ساڑھے
آٹھ سو رہ جائے گا۔ But what the point I would like to tell you کہ پاکستان کے حصے
میں western himalayans ہیں اور western himalayans, they say, have
been affected more by the global warming, that means کہ پاکستان پر جو
global warming کا impact ہے اس سے floods generate ہوں گے یا ہم ان floods سے
اپنی destruction کرا لیں یا ان floods سے reservoirs بنا کر، water کو store کرکے استعمال
کریں۔ So, I don't think that there is any plan on that. انڈیا کے ساتھ ہمارے
مسئلے ہیں، lot has been talked about that, Bagliyar Dam, gas, I don't
think they have stopped the water لیکن بڑی سمجھداری سے انہوں نے silting کے
بہانے سے World Bank میں arbitration کے through وہاں gates بنانے کے لیے اپنے
rights لے لیے ہیں کہ desilting کر سکیں۔ اب وہ اس کے water through کو control کرتے
ہیں اور اپنی advantage پر control کرتے ہیں۔ اسی طرح کے 74 اور projects ہیں we have
got to put up foot in on where and definitely go for an arbitration
process. اسی طرح کرشن گنگا کا ہے اور کرشن گنگا پر نیلم جہلم پر ہم ڈیم بنا رہے ہیں اور انڈیا اس
water کو نیلم جہلم میں divert کرکے وولر میں پھینک کر ہمیں downstream دینا چاہتا ہے، جس
سے 20% to 25% نیلم ڈیم کی water کی flow کم ہو جائے گی these are things you will
got to take of any..... اگر ہم نے یہ steps نہ لیے تو ہمارے جتنے بھی water resources
ہیں جو کہ ہمیں چاہیئیں وہ ہمیں نہیں ملیں گے۔

Water conservation. Sir, its very important topic which Pakistan government doesn’t pay much attention to.

آپ کو پتا ہو گا کہ سنگا پور ایک prosperous country ہے، Singapore has no water of
سنگا پور نے its own, it gets all its water through pipeline from Malaysia.
already یہ کیا کہ اگر کبھی ہمارے ملائشیا سے تعلقات خراب ہو جاتے ہیں تو ہمارے water کا کیا بنے
گا۔ انہوں نے دنیا کا centre of excellence water conservation سنگا پور میں بنایا، they
get all the experts from the world on water conservation and put
them to worth payer کہ جو ہم water استعمال کر رہے ہیں اس کو recycle کرو، already
اس پر بڑا کام ہو چکا ہے۔ This is how nations are made, this is the foreside
that we need in this country and we don’t have it.

آسٹریلیا میں serious problem ان کو "Alneno" تھا، پچھلے پانچ چھ سال بارشیں کم ہوئی
ہیں، look what they do, آسٹریلیا کی different cities میں most of the cities car
washing is ban, if see you washing car, they will arrest you. In Canbra, watering the lawns and washing windows are banned. Sydney has a serious problem, sprinklers are banned and in
Sydney they give big subsidies for putting effusion showers. اس سے بھی
پانی ضائع ہو جاتا ہے، they give incentives and cash back rebate, if you buy
effusion showers. اسی طرح effusion washing machines, اسی طرح ہر گھر میں rain
water tanks رکھے ہوئے ہیں کہ جب بارش ہو تو پانی collect کر لیں، ضائع نہ جائے۔ ان
measures سے 90’s میں سڈنی کی water consumption 630 billion litre تھی، اب
2008 میں it has come done from 630 litres to 482 billion, that effort
and tactics our country needs. ہم رونا بہت روتے ہیں کہ پانی ختم ہو گیا ہے، یہ ہو
گیا ہے، فلاں گورنمنٹ نے یہ نہیں کیا اور یہ گورنمنٹ جائے گی تو ہم کہتے رہے ہیں but the
problem is that these are the steps that need to be taken.

Agriculture is a great challenge. آپ کو پتا ہے کہ اس ملک کی economy
کا 22,23 فیصد GDP کا حصہ agriculture پر ہوتا ہے۔ Bottom line in agriculture

yields. آپ دیکھ لیں پچھلے دس سال میں ہماری agriculture yield is changed, by and
large there are in the same, you go across the boarder, you go to
India. تقریباً تقریباً ہر چیز میں، ہر major crops میں ان کی yield ہم سے زیادہ ہے۔ اس سے یہ
ہوتا ہے کہ farmers پر pressure پڑتا ہے، inputs کی قیمت بڑھتی ہے، fertilizers کی قیمت
بڑھتی ہے، pesticide کی قیمت بڑھتی ہے، بجلی کی قیمت بڑھتی ہے، وہ شور مچاتے ہیں، ظاہر بات
ہے کہ they are loosing money, جب شور مچاتے ہیں تو اس yield پر گورنمنٹ کو price
بڑھانی پڑتی ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ yield کی price 625 rupees سے 950 rupees کر دی ہے۔
آپ دیکھیں کہ ہوا کیا ہے کہ price بڑھانے سے ایک سال میں 165 ارب روپیہ went from the
consumer of *Atta* to the poor wheat farmer, جب 165 ارب روپیہ shift کیا تو
consumer نے بڑا شور مچایا، مہنگائی ہو گئی، مہنگائی ہو گئی۔ اس کی وجہ سے اور چیزوں میں مہنگائی
ہوئی، farmers got relief.

(اس موقع پر MQM کے اراکین ہاؤس میں تشریف لے آئے)

سینیٹر ہارون خان: اسی طرح گنا ہے۔ Wheat کے مقابلے میں گنا بھی مہنگا ہوا اور وہ سو
روپے من کی جگہ دو سو روپے ہوا۔ اس سے تقریباً 100 million again went from the
consumer to the farmers. آپ دیکھیں کہ اس دفعہ آپ کی جتنی بھی growth ہوئی ہے،
manufacturing میں دیکھیں that is more concentrated and focus around
the rural areas. جناب چیئرمین! ہماری agriculture میں دوسری چیز what do you
need, I mean to improve yields, we need water and we need
power. میں گورنمنٹ کو power میں یہ suggestion دیتا ہوں کہ پاکستان کی indigenous
resources sunshine ہے about 90% days during a year and most of
the plane areas of Pakistan, there is sunshine, 90% of the days.

So, you must go and think about solar tube wells for agriculture.
جناب! ہماری agriculture میں water conservation بہت important چیز
ہے، دنیا میں we believe in flood irrigation and unfortunately flood
irrigation is consider to be the most inefficient way of giving water

to your crop. We should go on wet irrigation and sprinklers اور یہ اب دنیا میں کافی چل پڑی ہے۔ ہمارے ملک میں بھی یہ plan بنے تھے لیکن ان کی allocation نہیں مل رہی۔

چوتھی چیز agriculture کے لیے سب سے important technology ہے۔ ہمارے بڑے institutes بنے ہوئے ہیں، Research Council بنی ہے، سارا کچھ بنا ہوا ہے، universities ہیں، سب کچھ ہوتا ہے but bottom line کیا ہے، وہ یہ ہے کہ دس سال ہماری crop میں کوئی major yield میں improvement نہیں ہوئی۔ Agriculture میں we have to develop road chains from farm to market, we have got lot of wastage. ہماری export میں اس لیے پیسا نہیں بنتا کیونکہ export ہوتے ہوتے 25% wastage ہو جاتی ہے، ابھی road chains develop ہوئی ہیں but it needs much more development.

چوتھی challenge ہماری انڈسٹری ہے۔ انڈسٹری میں آپ کو موٹی چیز بتاؤں گا کہ اس ملک کے جو problems ہیں، اس ملک میں جو بیروزگاری ہے وہ private sector کے علاوہ کوئی حل نہیں کر سکتا، دنیا میں گورنمنٹ روزگار provide کرنے میں ناکام ہو چکی ہیں، اگر روزگار provide کرنے میں governments کامیاب ہوتیں تو سویت یونین disintegrate نہ ہوتا۔ یہ private sector سے ممکن ہے اور آپ نے private sector کو incentive دینا ہے۔ ہم لوگ بہت شور مچاتے ہیں کہ لوگوں نے پیسا باہر رکھا ہوا ہے، لوگ politicians کے ارد گرد گھومتے ہیں، politicians نے رکھا ہے یا نہیں رکھا، مجھے نہیں پتا لیکن میں یہ بتا سکتا ہوں بہت سارے businessmen نے باہر پیسا رکھا ہوا ہے اور out of fear and out of lack of confidence, out of lack of trust وہ باہر لے گئے ہیں۔ کوئی سپاہی یا فوجی جا کر وہ پیسا لے کر نہیں آئے گا یا کوئی court پیسا واپس نہیں لائے گی وہ آپ کو پیار و محبت سے incentive دے کر guarantee دے کر آپ کو constitutional protection دے کر ان کو لانا پڑے گا۔ آپ کے اپنے لوگ اگر وہ پیسا لے آئے تو I can tell you Mr. Chairman کہ اس ملک میں کارخانے لگیں گے اور جب کارخانے لگیں گے تو تب آپ کو job provide ہو گی اور آپ کا یہ بے روزگاری کا مسئلہ حل ہو گا۔ The other challenge is population control. No resource in the world ہمارے ہاں سونا

بھی نکل آئے تو جس طرح ہماری population بڑھ رہی ہے ہم prosperous نہیں ہوسکتے۔ ہم
partition کے وقت اڑھائی کروڑ سے آج صرف مغربی پاکستان میں اٹھارہ کروڑ ہو گئے ہیں تو اسی طرح
بڑھتے گئے تو ساٹھ سال میں ہم ایک ارب سے اوپر چلے جائیں گے تو do you think Mr.
Chairman کہ ایک ارب کی پاپولیشن کے resources ہمارے پاس ہیں۔ So we got to do
something. 60s میں ایک slogan, بچے کم خوشحال گھرانہ شروع ہوا تھا اور اس کے بعد وہ ختم ہو
گیا۔ اگر وہ چلتا رہتا تو شاید باقی ملکوں کی طرح ہم بھی کنٹرول کرلیتے۔ انڈیا نے آبادی کنٹرول کی، چین
نے کی اور شاید ہماری بھی ہوجاتی۔ Health, Education you are talking about that,
Education میں، میں صرف یہ کہوں گا کہ Higher Education Commission کے فنڈز
میں some development and progress has been made. But what we have got to do is that we have got to revamp the secondary education, the primary elementary education system of Pakistan.
Why is that کہ پاکستان میں O level and A levels ہیں وہ proliferate کر رہے
ہیں why is that? Because people have lost confidence in our own system, why can’t we make a system which is competitive enough with the ‘O’ and ‘A’ level. We must do that and in order to do that we have got to make a Commission of the level of the Higher
Education Commission ایک کمیشن بنایا جائے جو اس سسٹم کو revamp کرے اور ہمارے
system کو make it as competitive as the international system. اس میں
سب سے اہم چیز ہے teacher’s education because if a teacher is not educated, you cannot do anything.

I am not going to talk about public sector enterprises, a lot has been said. I have talked about KESC, I have talked about PEPCO but I can tell you Mr. Chairman, again why do I think that there is a lack of political will, why do I think that there is a lack of vision. Because we know what the problem of Pakistan Steel is but we still don’t have corrective measures. We know what the problem in Pakistan Railways is but we still don’t take the corrective action.

We know what the problem is in KESC but we still don’t take the corrective action that is where we lack the will.

کیوں اپنے دوست لگائے ہوئے ہیں ، کیوں اپنے بھائی اور شتہ دار لگائے ہوئے ہیں

these are government corporations, they are losing money, they are bleeding. We have got to set them right. So, that is why people are saying there is no political will or vision.

میں آپ کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں کہ 18th Amendment کے بعد ہمارے
resources shift ہو رہے ہیں to the provinces اس میں جو through forward ہے جتنے
بھی پروگرام PSDP میں already ہم شروع کر چکے ہیں اس کو ختم کرنے میں 3.5 trillion
rupees لگیں گے so we don’t have much space left. 3.5 trillion کو ختم کرنا اور
ساتھ نئے پروگرام کرنا اور جو فنڈ وفاقی حکومت کے پاس رہ گیے ہیں وہ ذرا کم رہ گیے ہیں

Lastly, there is the issue of IMF. I will conclude in three or four minutes. IMF, once the standby arrangement programme finishes, we have got to get out of the straight jacket of IMF. We cannot survive with their conditions. This country is not going anywhere with the IMF conditions in place. I would suggest that we have lost 43 billion dollars in the war on terror and if the West and the NATO, because of Non−NATO ally, if they can trust us to fight their war on terrorism and being the front line state, they can trust us more and give us more things like restructure our debt, they should give us more space, we need more space so that we spend more money into development, so that we can create more jobs. This is what we need and if the West is really interested in our prosperity this is what we need from them.

جناب چیئرمین! Conclusion میں صرف آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ I often
wonder کہ مسلمان ایک زمانے میں peak پر تھے they used to dominate the world
and then they went down. آج ہماری یہ situation ہے کہ we are dominated
by the people why? تھوڑی سی history دیکھتے ہوئے پتا چلتا ہے کہ what are those

key elements جس کی وجہ سے مسلمان ایک dominating position میں آئے تھے اور آپ نے history پڑھی ہوگی کہ ہمارے نویں صدی سے تیرہویں صدی تک most scientific research was done by Muslims. Antiseptic cleaning wounds and the link between Bacterial infection was discovered by Spanish Muslim Physicians. Study of Optics, the science of light and vision was also discovered by a Muslim Scientist. The functioning of the human circulatory system was discovered by a Muslim scientist. Islamic mathematicians, they refined Algebra and they developed trigonometry.

Trigonometry بنائی ہی Islamic mathematicians نے تھی۔ Astrology میں مسلمانوں کی بڑی contributions ہیں۔ بارہویں صدی میں ایک Persian, Umar Khayyam developed a calendar which is so reliable that it was only hop by a day in five hundred years. مسلمان یہ سارے کام کر چکے ہیں۔

why in those thousands years did we dominate the world because Muslims stressed the importance of and had great respect for learning. Muslims forbade destruction, they developed discipline and respect for authority. They stressed on tolerance for other religions and the Muslims above all recognize excellence and they were hungry for intellect. That is why we dominated the world.

پھر کیا ہوا again religious groups بن گیے، تقسیم ہو گیے، لڑنے لگے، ایک دوسرے کو مارنے لگ گیے، لوگوں نے کہنا شروع کر دیا یہ سائنس جو ہے against Islam ہے Mathematics against Islam ہے اور اسکولوں میں scientific research ختم ہو گئی۔ scientific education ختم ہوگئی and then we know what happened. What is the education situation today? I hear a lot of complaints about the West, about the Jews, about the American. They keep on complaining, they are all responsible for, where we stand today. Simple comparison آپ دیکھیے۔ دنیا میں ایک کروڑ چالیس لاکھ یہودی ہیں۔ ایک سو پچاس کروڑ مسلمان ہیں for every Jew

there are 107 Muslims and if you look at people, what they have done in the world in the recent times? Albert Einstein, Segment Fried, Karl Marx, Paul Sebastian, I don’t have to tell you what they are? Billson redment, medical milestones, vaccination Polio, یہ سارے Leucoma drugs, Hepatitis B, Siffeles and so and so forth. Contraceptive Pills, understanding the human eye, یہودیوں نے کیے ہیں۔ embryology, Kidney dialyses یہ سب یہودیوں نے بنائی ہیں۔ ایک سو پانچ سال میں چودہ ملین یہودیوں میں سے ایک سو اسی نوبل پرائز انہوں نے جیتے ہیں۔ 1.5 billion Muslims میں سے تین نوبل پرائز جیتے ہیں۔ inventions کیا کی ہیں micro-processing, traffic lights, optical fiber, so and so forth.

Why are they more powerful than us? We have lost the capacity to produce and promote knowledge that is why we are behind. You see that in the entire Muslim world, there are 500 Universities. In USA alone, there are 5700 Universities and none of the 500 Universities in the Muslim world are among the top 500 Universities of the world. Literacy in the Muslim world is 40%, literacy in the Christian world is 90%. Muslim countries have 230 scientists per 1 million people. USA has 5000 scientists per million. Christian world has 1000 technicians per million, we have 50 technicians per million. So, what is the bottom line, if we want to dominate the world, yes we can do that, not through guns, brutal killings, slaughter or suicide bombers but with our knowledge or creativity and literacy, that’s what is needed.

Mr. Chairman, I will just conclude, 63 years ago Muslims of the Subcontinent rose and struggled to have a homeland of their own so that we can breakaway from the religious and economic subjugation of the Indians. Sixty three years ago, we got our country because our leader Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah was not sellable, he was not hungry for power or for money. He had a vision. He believed in merit and not nepotism. He was not surrounded by sycophants or yes−men. Sixty three years later, we still wait for a leader who can make this country rich, rather than making himself rich. Mr. Chairman, I think all is not lost for us because I see the example of Japan which after being annihilated after the nuclear bombs, still rose to be the largest economic power. If they can do it, so can we. I look at the example of Germany which after total destruction of the 2nd World War rose up to become a large economic power. If they could do it, so can we. I look at South Korea which after being split into two, it rose and became an Asian Tiger. They can do it, so can we. I look at Singapore, size of Gujranwala, which transformed itself from a downtrodden, malaria−ridden small island to a country with one of the largest per capita incomes of the world. If this tiny winy country could do it, so can we. But I tell you the time is running out, the clock is ticking, it doesn't stop for anybody. Our neighbours are ahead of us but I still believe that we can wake up and if we wake up and get going, we can do it because we have done it before. Thank you.

(Desk thumping)

جناب چیئرمین: جی غوری صاحب۔

سینیٹر بابر خان غوری: جناب! میں House کے knowledge میں یہ بات لانا چاہوں گا، آج ہمارے اراکینِ سینیٹ نے کراچی میں KESC کے بل بڑھانے کے حوالے سے walk out کیا تھا، تو رحمٰن ملک صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ واپس کیا جائے گا اور وہ راجہ پرویز اشرف صاحب سے بات کریں گے۔ جو چیز انہوں نے کی تھی، میں نے کہا آپ کے اور House کے علم میں آنی چاہیے۔

جناب چیئرمین: شکریہ غوری صاحب۔ جی حاجی صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: ایک Privilege Motion ہم نے داخل کرائی تھی، اگر آپ اجازت دیں تو اس پر بات کروں؟

جناب چیئرمین: آپ اکرم شیخ والی Privilege Motion کی بات کررہے ہیں؟

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جی وہی۔

جناب چیئرمین: وہ process میں ہے۔ آپ نے شاید جمع کرادی ہے۔ سیکرٹری صاحب! اس کو صبح لے آئیں۔ ٹھیک ہے جی، صبح آجائے گی۔ جی میاں رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! شکریہ۔ میں بھی ایک سیکنڈ لوں گا۔ میں اس وقت House میں موجود نہیں تھا جب KESC کا مسئلہ اٹھایا گیا تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ KESC کا جو issue ہے، یہ ایک بہت پرانا issue چلتا آرہا ہے۔ اس کی جب privatization ہورہی تھی، اس وقت بھی ہم نے Opposition Benches سے اس کی مخالفت کی تھی اور کہا تھا کہ اس کو privatize نہ کیا جائے۔ اس وقت یہ کہا گیا تھا کہ یہ پیسے لے کر آئیں گے into the system جو ابھی تک نہیں آئے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں، اس سے پہلے بھی میں یہ بات کہہ چکا ہوں کہ KESC مکمل طور پر ناکام ہوچکی ہے۔ وہ کراچی کے شہریوں کو بجلی نہیں دے سکی۔ لہٰذا قانون کے اندر گنجائش ہے KESC کی privatization ختم کی جائے اور KESC کو دوبارہ nationalize کیا جائے۔

(اس موقع پر اذانِ مغرب سنائی دی)

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب! میں بابر غوری صاحب کی بات سمجھ نہیں سکا ہوں۔ کیا یہ کہہ رہے ہیں کہ ملک صاحب نے ان کو یہ assurance دی ہے کہ ایک روپے ستر پیسے کا جو اضافہ کیا گیا ہے، وہ واپس کردیا جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی بابر غوری صاحب۔

سینیٹر بابر خان غوری: جناب! انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ جو اضافہ کیا گیا ہے، وہ واپس لیا جائے گا۔ اس کے لیے وہ راجہ پرویز اشرف صاحب سے بات کریں گے۔ انہوں نے یہ یقین دہانی کرائی ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: ٹھیک ہے جناب! میں وضاحت چاہ رہا تھا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ ابھی ہم 20 منٹ کا وقفہ کر لیتے ہیں۔ پروفیسر صاحب! وقفے کے بعد آپ بولیں گے؟ آپ کل بولیں گے۔ پھر کون بولنا چاہے گا وقفے کے بعد؟ لاٹ صاحب۔ اچھا ٹھیک ہے۔ We come back after 20 minutes. شکریہ۔

(نمازِ مغرب کے لیے 20 منٹ کا وقفہ کیا گیا)

(نماز مغرب کے وقفے کے بعد کے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب چیئرمین (فاروق حامد نائک) دوبارہ شروع ہوئی)

جناب چیئرمین: کوئی ہے ہی نہیں، پھر adjourn کر دیں۔ کیا خیال ہے؟ دیکھتے ہیں کتنے لوگ ہیں؟ سب چلے گئے۔ لاٹ صاحب بولنا چاہیں گے؟ I am ready whatever the consent of the House is. اگر آپ سمجھتے ہیں کہ لوگ آجائیں گے تو، آپ شروع کریں جی۔ لاٹ صاحب، آپ جو بولیں گے وہ ریکارڈ پر آجائے گا۔ بسم اللہ کیجئے۔ ڈاکٹر سومرو صاحب! آپ بھی اس کے بعد بولنا چاہیں گے؟

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: آج نہیں جی۔

جناب چیئرمین: آج نہیں، ٹھیک ہے اگر تیاری نہیں ہے تو کوئی بات نہیں۔ میرے خیال میں خالی لاٹ صاحب کو سن لیا جائے۔ لاٹ صاحب بھی half hearted ہیں۔

Senator Gul Muhammad Lot: Sir, let me congratulate our Finance Minister and Senator Dr. Hafeez Sheikh for presenting this federal budget. Sir, I think it's a very balanced budget under a

difficult time and announcing number of measures for development of youth of this country, allocating funds for basic infrastructure, accommodating impacts of inflation by enhancing salaries of government employees, generously and boldly accepting the lapses on the part of the government on account of unemployment, inflation, lack of basic amenities like electricity, gas and other development work.

Sir, as you are aware that since 2008, due to higher fuel prices and on going war against terrorism the economy of the country is in a bad shape. In 2008, country was facing serious threats of defaults and under those circumstances Pakistan had to approach various donor agencies including IMF for financial assistance and bail out package and naturally to save the country from clouds of default. We had to accept certain conditions of IMF which includes implementation of value added tax which was supposed to be effective from July 1, 2010. I am pleased to say,

جناب چیئرمین: جی، لوگ آرہے ہیں، آرہے ہیں۔

(اس مرحلے پر حافظ رشید صاحب نے کورم کی نشان دہی کی)

جناب چیئرمین: حافظ صاحب! آپ نے point out کر دیا ہے، اب بیٹھ جائیں۔ آپ جائیے گا نہیں، یہاں بیٹھیں۔ کارروائی کو دیکھیں جو قانون اور آئین کے مطابق ہے۔

(پانچ منٹ کے لیے گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Chairman: The House is in quorum. Gul Muhammad Lot.

Senator Gul Muhammad Lot: *Bismillah hirrahman nirrahim.* Sir, I am pleased to say that in spite of firm commitment to IMF, government did not make it an issue and have announced the deferment of implementation of VAT law till 1st October, 2010 so as to take all the stakeholders on board which include coalition parterners, concerns of provinces and business community.

Mr. Chairman, now I would cover the macro economic measurers and other amendments which are part of the Federal Budget for the year 2010 and summarize as under:−

Sir, if you allow me, there are some figures which I will read out.

Mr. Chairman: Please do that.

Senator Gul Muhammad Lot: Thank you very much. Sir, the Government has increased defence budget by Rs. 99.26 billion to Rs. 442.1 billion as compared to Rs. 342.90 billion mainly due to military operations against terrorists.

The Government has targeted 4.5% GDP growth rate for the financial year 2010−11 with the following contributions: agriculture 3.8 %, manufacturing 5.6% and services sector 4.7%.

Sir, procurement targets of wheat and rice have been set at 25 billion tons and 6.2 million tons respectively for 2010−11. The production target for sugarcane in 2010−11 has been set at 53.7 million tons.

The measurer for achieving wheat and rice production targets includes: streamlining the process of storage and procurement, improvement in water availability increase in use of pesticides and quality certified seeds.

For industrial sector growth of 4.9% during 2010−11, it is assumed that energy shortages would decline and industry would be given priority for uninterrupted supply of electricity and gas. Improved cotton availability will also support the textile sector. For development of any country, industrial growth play a vital role and in my opinion the energy crises in the country is a big challenge for the government and unless some concrete steps are taken immediately in this context, achievement of targets set would be a difficult task.

The annual plan 2010−11 aims to maintain a sustainable balance of payments position to ensure macro economics and exchange rate stability. Pakistan is a developing Country with a high degree of dependence on import of oil, essential industrial raw materials, machinery and equipments. To meet such requirements, without excessive reliance on external borrowings, Pakistan needs a competitive and dynamic export sector capable of generating robust growth in export earnings to maintain a viable balance of trade.

Government has also announced to double the medical allowance for employees working in BS−1 to 16 and has increased the medical allowance by 15% of those above grade 16. The government has also announced a scheme for providing employment to 2,00000 unskilled in rural areas with an amount of Rs. 5.00 billion. I appreciate the Government plans to provide more jobs which is the requirement of the day.

Federal Excise duty has been increased by Rs. 1.00 on per filter rod of cigarettes. This measure has been taken to discourage smoking which is dangerous for health.

Similarly 10% levy has been imposed on air conditioners and deep freezers. I think, it is also an appropriate step as still both these items are of luxurious nature in a country like Pakistan. This would enhance revenue of Rs. 3.00 billion.

No custom duty on any product has been proposed to enhance rather on 29 categories of products, the same has been proposed to reduce.

Without disclosing revenue collection target of value added tax, the Federal Government has set Rs. 1667 billion as total collection target for 2010−11 which is Rs. 287 billion higher than Rs. 1380 billion for the current fiscal year 2009−10.

Sales Tax collection target has been fixed at Rs. 674.9 billion for the up coming financial year whereas Income Tax receipts have been estimated at Rs. 657.7 billion taking into account the current inflation and 15% growth expected in 2010−11. During year 2009−10 target for direct taxes was Rs. 540.4 million.

The target of custom duty has been projected at Rs. 180.8 billion for 2010−11. During 10 months of fiscal year 2009−10 July – April, net custom duty collection was 125.8 billion which was 7.5% higher than duty collected during the corresponding period 2008−09. It may be appreciated that custom revenue is primarily based upon dutiable value of imports which, in turn, depends upon overall national and international economic and trade variables. The above projections are also subject to these variables which implies that any increase or decrease in dutiable import value would accordingly impact the custom duty collection during 2010−11.

Rate of General Sales Tax has been proposed to increase from 16% to 17%. Although this step is the main source to generate revenue but this would lead to increase the inflation and I suggest that this should be withdrawn. The accumulative effect of this is to increase in revenue by Rs. 33 billion.

On the continuous demand of every segment of society finally Capital Gain Tax on sale of shares has been introduced and it is proposed that such Capital Gain Tax shall be @ of 10% if holding period is less than 6 months but in case holding period is between 6 months and one year then it will be 7.5% however, there will be no tax if holding period is more than one year. The proposal is in right direction and was the need of hour. This would generate additional Rs. 5.00 billion revenue.

Rate of withholding tax on commercial imports has been enhanced from 4% to 5% which although a step towards to increase revenue but again this would lead to inflation and ultimately this burden shall be passed on to the consumers. This would enhance revenue of Rs. 12.00 billion.

For filing of tax returns in the case of salaried persons and non−salaried persons exemption limit has been enhanced from Rs. 2,00,000/− and Rs. 1,00,000/− to Rs. 3,00,000/− in both cases which is a good move as this would be a sort of relief to low salaried class persons and small business men.

Sir, I very much appreciate that the Government is increasing the salaries of the Government employees. However, I would recommend that the salaries of the private sector employees be also enhanced looking to the inflation to meet the requirement.

Sir, in the conclusion I will say that our Government is in power for the last two years. On our right hand side میرے colleagues بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے کافی بجٹ پر باتیں کیں اور بلاشبہ پوری دنیا میں جہاں بھی democratic governments ہوتی ہیں اور پارلیمنٹ میں بجٹ لاتی ہیں وہاں پر Opposition ان چیزوں پر روشنی ڈالتی ہے جو ان کے خیال میں بجٹ میں صحیح طور پر include نہیں کی گئی ہیں لیکن جناب ! میں اپنے دوستوں سے یہ سوال کرتا ہوں کہ under these circumstances and situation where our two provinces are under war کیا اس صورتحال میں اس سے بہتر بجٹ لایا جا سکتا ہے؟ میرے colleagues نے یہاں پر کافی مثالیں دیں، بہت اچھی باتیں کیں میں ان دوستوں سے یہ پوچھوں گا کہ 9 سال سے most of them are sitting here ان 9 سالوں میں یہ جو باتیں کی گئیں ان پر کتنا عمل کیا گیا۔ جناب! we must realize اور اس چیز پر غور کریں کہ اس وقت ہمارے ملک کی صورتحال کیا ہے اور this government is trying hard to come out of that phase جو کہ ہماری 2008 میں situation ہوئی تھی جس میں we were almost at the verge of collapse آج

الحمد للہ ہمارے foreign reserves تقریباً 16 billion کو touch کر رہے ہیں۔ If we have approached to IMF جس پر کافی دوستوں نے یہاں تنقید کی۔ This is not the first time that the Pakistan Government has approached to the IMF. Since 1952 we are approaching to IMF. There are many countries in the world who are approaching to IMF. Of course, I do agree that IMF کے پاس یا کسی بھی International borrower کے پاس جانا کوئی اچھی بات نہیں ہوتی لیکن اس وقت جو ہماری صورتحال ہے جس میں ہمارے دوستوں نے یہ بات کی کہ پاکستان has lost nearly 45 billion dollars in this war. جس کی ہمیں compensation ہمارے west کے دوستوں سے ابھی تک نہیں ملی ہے۔ اب چونکہ یہ جنگ ہماری جنگ بن چکی ہے، اس لیے اس جنگ کو اپنی جنگ سمجھ کر لڑنا ہے اور ہمیں پاکستان کو بچانا ہے۔ اس کے لیے اگر ہمیں کوئی ایسے expenses کرنے پڑتے ہیں جو ہماری capacity سے beyond ہیں لیکن وہ expenses ہمیں اپنے ملک کو بچانے کے لیے کرنے ہوں گے۔ I hope انشاء اللہ آنے والے سالوں میں ہم اس سے بہتر بجٹ دیں گے۔ اس وقت ملک میں جتنا inflation ہے یا جتنی مہنگائی ہے اس لحاظ سے ایک اچھی کوشش کی گئی ہے کہ staff کی salaries بڑھائی جائیں اور ملک میں prices کو control کیا جائے۔

I hope *Insha Allah*, slowly and gradually these things will be brought into control. Sir, I am thankful to you for giving me the floor. Thank you very much.

Mr. Chairman: Mr. Ahmed Ali *sahib,* now it is the sense of the House, all notices relating to proposals for making recommendations to the Finance Bill, 2010 containing the Annual Budget Statement received by the Secretariat from various members are referred to the Standing Committee on Finance for consideration and report. Is it O.K?

سینیٹر احمد علی: جناب! میری ایک request ہے کہ پچھلے سات سالوں میں جس طرح کمیٹی کام کرتی رہی ہے اس کے results سب کے سامنے ہیں لیکن پچھلے سال کچھ بدمزگی بھی ہوئی

ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شاید لوگ یہ realize نہیں کرتے کہ matters جو Money Bill سے related ہیں ان پر ساری بحث ہوتی ہے، اگر مجھے کوئی یہ کہے گا کہ میرے علاقے میں سڑک بنا دو، اس طرح تو میرا ٹائم بھی ضائع ہوتا ہے اور ان کا اپنا time بھی waste ہوتا ہے۔

They should restrict themselves to the Money Bill.

Mr. Chairman: You are the Chairman of the Standing Committee, you look into it please.

Now the House stands adjourned to meet again on Wednesday, 9th June, 2010 at 4.30 p.m.

شکریہ۔

[The House was then adjourned to meet again on 9th June, 2010 at 4.30 pm.]
